بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
القرآن اور اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا (فرض) ہے۔
آل عمران: 97
الحدیث ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اپنے درمیان کے گناہوں کا کفّارہ ہے اور حج مقبول کی جزاء جنّت ہی ہے۔
بخاری: 1683
مسلم: 3355
جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان
96
ماہ نامہ علم و عمل لاہور
جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 12
ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ
اکتوبر 2011ء
مصلح الامّت شیخ الحدیث
حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم
4 حضرت صوفی صاحب کی اپنے مریدین و خلفاء کو نصیحت
5 اسلام کا اخلاقی نظام
8 محبت کا شرعی معیار
10 آپ کام کرنے لگے ہیں... ذرا پہلے یہ بھی کر لیجئے
11 حج کا سفر... سفرِ آخرت کا نمونہ
12 حج کے فضائل اور حاجیوں کے لئے چند ہدایات
14 ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کیجئے
16 دیکھنے میں چھوٹی اور حقیقت میں بڑی غلطیاں
19 کلونجی دُعا بھی اور دوا بھی
22 حج کے مسائل
24 حج میں خواتین کی بعض کوتاہیاں
27 بہو کا ساس کے ساتھ ناروا سلوک
لَبَّیکَ
اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ
لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ
اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ
لَا شَرِیکَ لَکَ
حج کا طریقہ (پڑھتے جایئے کرتے جایئے) 6
دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اٹھا سکیں
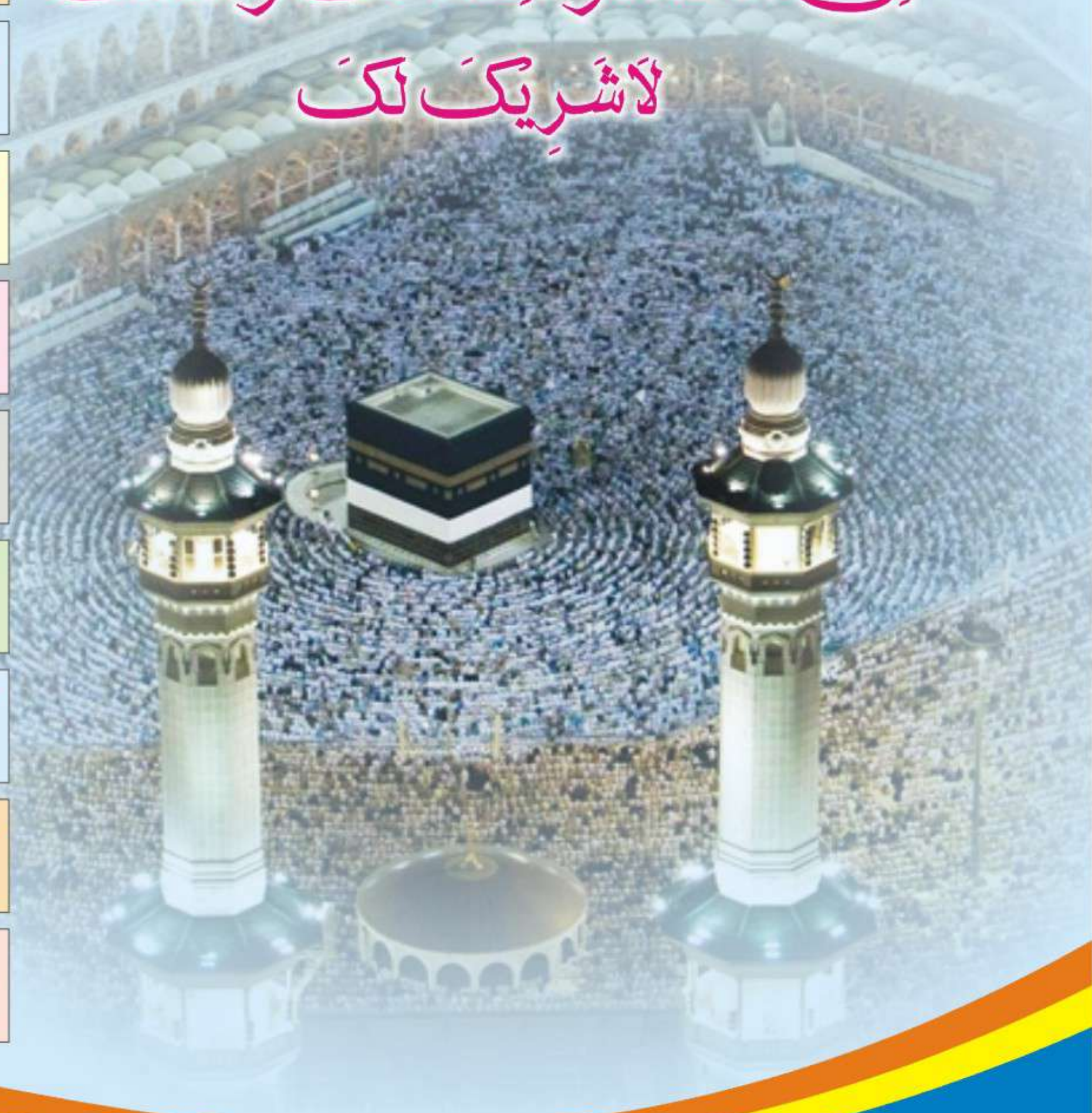
اداریہ

آپ کے سفرِ حج کے لئے راہ نما رسالہ

از مدیر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حیرت ہے کہ بہت سے لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہیں کرتے یا بلاوجہ تاخیر کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کو یہ حدیث شریف بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ”اسلام میں (کلمہ کے بعد) چار چیزیں فرض کی گئی ہیں جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) فائدہ نہ دیں گی جب تک کہ سب کو ادا نہ کر لے ① نماز ② زکوٰۃ ③ رمضان کے روزے ④ بیت اللہ کا حج“۔ [مسندِ احمد:17789]

معلوم ھوا کہ یہ سب کام ضرور ہی ادا کرنے ہیں۔

ایک آدمی کے پاس پیسے نہیں ہیں جب کہ حج فرض ہو چکا ہے اور اس کی نیّت بھی ہے کہ جب پیسے آجائیں گے حج کرلوں گا اس کی تو بات اور ہے مگر ان لوگوں پر افسوس و حیرت ہے کہ جن کے پاس پیسے کی کوئی کمی نہیں اور حج اُن پر فرض ہو چکا ہے مگر وہ حج نہیں کر رہے۔ انہیں ذرا آنکھیں کھول کر یہ حدیث بھی پڑھ لینی چاہیئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی معذور کر دینے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بھی حج کئے بغیر مر جائے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی (عیسائی) ہو کر“۔ [دارمی:1785] اور ایک روایت میں ہے کہ ”جس نے حج کا ارادہ کر لیا ہے اسے چاہیئے اپنا ارادہ پورا کرنے میں جلدی کرے“۔ [ابوداؤد:1734]

یعنی پہلی فرصت میں آنے والے سال حج کر لے۔ جب آپ سفرِ حج شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اپنے اِس رسالہ علم و عمل کو ساتھ رکھنا نہ بھولئے۔ اس میں حج کے بارے میں قدم قدم کی راہ نمائی موجود ہے۔ زندگی بھر میں ایک بار حج فرض ہے اس میں بھی بہت سے لوگ اپنے اپنے مسائل پر عمل کرتے ہوئے حج ادا کرتے ہیں۔

پوری توجّہ کے ساتھ عاشقانہ عبادتِ ”حج“ کو سنّت کے مطابق ادا کرنا چاہیئے۔

اس کے کسی فرض، واجب، سنّت کو ہر گز نہ چھوڑنا چاہیئے اور نہ ہی اس کی ادائیگی میں خلافِ سنّت طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حجِ مقبول نصیب فرمائیں

آمِیْن ثُمَّ آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

CPL نمبر 200

96

جلد نمبر 8

شمارہ نمبر 12

ماہنامہ علم و عمل لاہور

ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ — اکتوبر 2011ء

بیاد

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ببرکت دعا

شیخ المشائخ الحاج حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب

دامت برکاتہم

مدیر محمد عتیق الرحمٰن

مدرس وخادم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ateeqlahore@gmail.com

ترتیب و پروف ریڈنگ

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

مدرس

جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

قیمت فی شمارہ.........12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

حضرت ابن عباس نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''جو شخص یہ دعا کرے

جزی اللہ عنا محمدًا ما هو أهله ﷺ

''اللہ تعالیٰ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں'' تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا''۔ الطبرانی فی الکبیر

صلوٰۃ التسبیح پڑھئے

اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب گناہ معاف

ہر رکعت میں 75 بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اس طرح پڑھئے کہ ہر قیام میں سورۃ کے بعد پندرہ بار باقی ہر رکن میں تسبیحات کے بعد دس دس بار دونوں التحیات میں التحیات سے پہلے دس دس بار پڑھئے۔

[نسائی، ابوداؤد]

آپ اپنے رسالہ ''ماہنامہ علم وعمل لاہور''

جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرادیجئے۔

خط و کتابت کا پتہ

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270

0302-4143044 0331-4546365

Email:aibneumar@yahoo.com

www.ibin-e-umar.edu.pk

اس نمبر پر صرف دینی مسائل پوچھے جا سکتے ہیں صبح دس تا رات دس (جب نمبر کھلا ہو)

0321-8885370

وَمَآ	اُنْزِلَ	عَلَی الْمَلَکَیْنِ	بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
اور اس چیز کی	جو نازل کی گئی	دو فرشتوں پر	بابل شہر میں ہاروت اور ماروت علیہما السلام
وَمَا یُعَلِّمٰنِ	مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰی یَقُوْلَآ	اِنَّمَا نَحْنُ
اور وہ دونوں نہیں تعلیم دیتے تھے	کسی کو	یہاں تک کہ کہہ دیا کرتے تھے	پختہ بات ہے کہ ہم
فِتْنَۃٌ	فَلَا تَکْفُرْ ؕ	فَیَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْھُمَا
آزمائش اور امتحان ہیں	پس تو کفر اختیار نہ کر	پس سیکھتے تھے لوگ	ان دونوں سے

یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ	بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ؕ
اس کے ذریعہ سے تفریق کرتے تھے	خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان۔

تشریح و تفسیر: ملکِ عراق میں "بابل" ایک بہت بڑا اور مشہور شہر تھا، اس کی خاصی آبادی تھی اور اس میں جادوگروں کا بڑا زور تھا۔

یہودیوں کے مولویوں اور پیروں نے لوگوں کا ذہن بگاڑا ہوا تھا کہ یہ ہماری "کرامتیں" ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نازل کئے: ایک فرشتے کا نام "ہاروت علیہ السلام" اور دوسرے کا نام "ماروت علیہ السلام" تھا۔ لوگوں کے ذہن صاف کرنے کے لئے وہ بھی مجمع لگا لیا کرتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے کہ بھائی! یہ جو تمہارے مولوی اور پیر کام کرتے ہیں یہ "جادو" ہے اِن کے قریب نہ جانا، یہ "کرامتیں" نہیں ہیں۔ لوگ کہتے تم تو "جادو" جانتے ہی نہیں تمہیں "جادو" کا کیا پتہ؟ وہ کہتے کہ ربّ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے، ہم "جادو" بتا سکتے ہیں لیکن یہ "کفر" ہے، تم کفر نہ کرو، اگر تمہارا اصرار ہے تو آؤ! تمہیں سکھلا دیتے ہیں۔ ہمیں ربّ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کے لئے بھیجا ہے، چناں چہ انہوں نے لوگوں کو کچھ چیزیں بتائیں پھر وہ ان میں منتقل ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے تو لوگوں کو منع کرنے کے لئے سبق دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ "کفر" ہے۔ اس کے باوجود لوگ ان دونوں سے اس چیز کو سیکھتے تھے جس سے خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق ڈال دیتے تھے۔

مصیبت کا علاج یہ ہے کہ گناہوں کو چھوڑے اور توبہ کرے۔ (یکے از بزرگان)

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

(95) اہلِ مجلس ہدیہ میں شریک ہیں یا نہیں؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّابَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْھِمْ بِھَدِیَّةٍ۔ ﴿النمل:35﴾

تفسیرِ قرطبی میں اِس آیت کی تفسیر میں یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

جُلَسَاءُ کُمْ شُرَکَاءُ کُمْ فِی الْھَدِیَّةِ۔

''تمہارے ہم مجلس ہدیہ میں تمہارے شریک ہیں''۔

حدیث شریف کی وضاحت:

اسی تفسیرِ قرطبی میں اِس حدیث شریف کی مختلف وضاحتیں منقول ہیں:

1. یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کہ جب بھی کوئی شخص کوئی ہدیہ لائے گا تو اگر مجلس میں کچھ آدمی بیٹھے ہوں گے تو ان سب میں وہ ''ہدیہ'' برابر تقسیم کرنا ضروری ہے مثلاً کوئی شخص چھ ہزار روپے ہدیہ لایا ہے اور پانچ آدمی اِس شخص کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تو ہر ایک کو ایک ایک ہزار دیا جائے گا اور یہ دینا واجب ہے۔
2. باقی شرکاء کو دینا مستحب ہے۔
3. ہدیہ اگر پھل یا فوری کھانے والی چیز کی صورت میں ہے تو سب مل کر کھالیں گے۔ اس کے علاوہ باقی چیزوں میں شریک کرنا ضروری نہیں ہے۔
4. باقی ساتھی صرف خوشی میں شریک ہیں وہ چیز ان میں تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے۔
5. یہ حدیث صرف ایسی جگہ کے بارے میں ہے جہاں غریب لوگ جمع ہوں جیسے اصحابِ صفّہ تھے یا کسی سرائے میں چند آدمی بیٹھے ہوں ہر جگہ کا یہ حکم نہیں ہے۔ (تفسیرِ قرطبی 13/199-200)

اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ دیں آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

توبہ دل کی بے قراری کا نام ہے (کہ دل گناہوں کی وجہ سے بے قرار ہو جائے)۔ (یکے از بزرگان)

مُصلحُ الاُمّت حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کی اپنے مریدین اور خلفاء کے لئے

ہدایت، نصیحت، وصیّت

جن حضرات کا مجھ سے اصلاحی تعلق ہے اور جن حضرات کو میں نے خلافت دی ہے (ان سب کو) دین کے پانچ اہم شعبوں کی خوب پابندی ضرور کرنی چاہئے۔ میرے خلفاء اگر دین کے پانچ اہم شعبوں میں پانچ قسم کی پابندی نہ کریں تو وہ اپنے آپ کو خلافت کا مستحق نہ سمجھیں۔

دین کے پانچ اہم شعبے یہ ہیں

(1) عقائد (2) عبادات (3) معاملات (4) معاشرات (5) اَخلاق۔

پانچ قسم کی پابندی یہ ہے (1) فرض ادا کرنا (2) واجب ادا کرنا (3) سنّتِ مؤکدہ ادا کرنا (4) حرام سے بچنا (5) مکروہِ تحریمی سے بچنا۔

حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ وملفوظات ساری زندگی پڑھتے رہئے اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ زندگی میں اصلاح بھی ہوتی رہے گی اور زندگی پرسکون بن سکے گی۔ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا: کہ حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تصنیفات وتالیفات تو بہت زیادہ ہیں کوئی ایسی کتاب بتایئے جو بہت سی ضروریات کو شامل اور جامع ہو؟ تو میں نے جواب دیا بہشتی زیور کے ساتھ ساتھ **تین مزید کتابیں ضرور پڑھئے**:

(1) اصلاحِ انقلابِ اُمّت (2) اصلاحی نصاب

(3) اشرف السوانح (جلد دوم)۔ حکیم الاُمّت کی ان چار کتابوں میں انمول خزانے ہیں۔

محمد سرور عفی عنہ
۱۲ رجب ۱۴۳۲ھ
17-06-11

مسنون دُعائیں

مولٰنا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی صاحب مدظلہ

(1) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ [ترمذی: 2140]

"اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھئے"۔

(2) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔ [مسند بزار: 4439]

"اے اللہ! مجھے میری نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا (اچھے تاثر والا) بنا دیجئے"۔

عمرہ کا تلبیہ طواف شروع کرنے پر بند کر دیا جاتا ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ 128/2)

اسلام کا اَخلاقی نظام

حضرت مولٰنا مفتی عبدالحکیم سکھروی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ مہمان آئے، آپ ﷺ کے ہاں کھانے کو کچھ نہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو کون اپنے گھر لے جائے گا؟ ایک صحابی حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا اور مہمانوں کو اپنے گھر لے گئے، گھر میں کھانا کم تھا، یہ مشورہ ہوا کہ بچوں کو سُلا دیا جائے اور کھانا مہمانوں کے سامنے رکھ کر چراغ بُجھا دیا جائے گا۔

چناں چہ ایسا ہی ہوا، مہمانوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ منہ تک لے جاتے رہے اور مہمانوں کو اندھیرے میں پتا نہیں چلنے دیا کہ ان کا میزبان کھانے میں شریک ہے یا نہیں؟ [مسلم: 5481]

اَخلاقیات کے ایسے بہت سے واقعات تاریخ کے دامن میں محفوظ ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ دُنیا خراب ہے، حالاں کہ ایسا کچھ نہیں بلکہ انسان خراب ہے۔

کیا زمین کی حالت میں فساد آ گیا؟ کیا ہوا کا اثر بدل گیا؟ کیا سورج نے روشنی اور گرمی دینا چھوڑ دی؟ کیا آسمان کی حالت تبدیل ہوگئی؟ کسی کی فطرت میں فرق پڑا؟ زمین اسی طرح سونا اُگل رہی ہے، اس کے سینے سے اسی طرح اناج کا ذخیرہ اُبل رہا ہے، پھلوں کے ڈھیر نکل رہے ہیں۔ دراصل اَخلاقی نظام جو انسانیت کے لئے عطا کیا گیا تھا معطل کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جہاں سے گزرے دُنیا کو نہال (خوش حال) کر دیا، دُنیا آج تک ان کے لگائے ہوئے باغ کا پھل کھا رہی ہے۔

جسے انہوں نے اپنے خون سے سیراب کیا تھا، جو دوسروں کے گھروں میں چراغاں کر گئے لیکن ان کے گھروں میں دُنیا سے جاتے وقت اندھیرا تھا، جناب رسول اللہ ﷺ کو عطا کی ہوئی روشنی جھونپڑیوں اور شاہی محلّات میں یکساں جگمگائی لیکن جاتے ہوئے ان کے گھر کا چراغ مانگے ہوئے تیل سے جل رہا تھا۔ (الرحیق المختوم 464/1)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "ہم پیغمبر نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں، نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے، ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ سب غریبوں کا حق ہے"۔

[شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک 531/4]

آپ ﷺ دُنیا کے سامنے اَخلاق کے ایسے نمونے چھوڑ گئے ہیں جس میں سوائے ایثار و محبّت کے اور دوسروں کے غم میں گھلنے کے کہیں اپنا رتّی برابر فائدہ نظر نہیں آیا۔

اسلام کے اَخلاقی نظام کی روح یہ تقاضا کرتی ہے کہ انسانیت کی بے لوث خدمت اور ......

بقیہ صفحہ 21 پر

حدیث: حج میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے راستہ (جہاد) میں سات سو گنا خرچ کرنے کے برابر ہے۔ [مسند احمد: 23000]

حج کا طریقہ

پڑھتے جایئے کرتے جایئے

اشارات: فرض | واجب | سنت مستحب | اختیار

۸ ذی الحجہ — حج کا پہلا دن

حج کی تیاری (فرض) ۸ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ جانے کی تیاری مکمل کیجئے

احرام کی تیاری (اختیار) سر کے بال سنواریئے، مونچھیں کتریئے، ناخن کاٹیئے، زیرناف اور بغل کے بال صاف کیجئے

غسل (سنت مستحب) احرام کی نیت سے غسل کیجئے ورنہ وضو کیجئے **احرام کی چادریں** (سنت مستحب) مرد ایک سفید چادر باندھے اور دوسری اوڑھے اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنے، خواتین اپنے پہنے ہوئے لباس میں احرام کی نیت کریں۔

نفل نماز (سنت مستحب) مکروہ وقت نہ ہو تو مرد حرم شریف میں آکر احرام کی نیت سے دو رکعت نفل سر ڈھک کر ادا کرے اور خواتین گھر میں یہ نفل پڑھیں

نیت اور تلبیہ (فرض) اب اپنا سر کھول کر اس طرح نیت کیجئے: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔ آمین پھر فوراً تین مرتبہ لبیک کہیے اور دعا کیجئے **احرام کی پابندیاں** (واجب) احرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں، ان کی تفصیل تازہ کیجئے اور ان کا خاص خیال رکھیے۔ **منیٰ روانگی** (فرض) طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہوں اور راستہ میں زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھیے اور دیگر تسبیحات بھی پڑھتے رہیے۔ **منیٰ میں** (سنت مستحب) منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کیجئے اور رات منیٰ میں گزاریئے۔

۹ ذی الحجہ — حج کا دوسرا دن

عرفات روانگی (سنت مستحب) نماز فجر منیٰ میں ادا کیجئے، تکبیر تشریق کہیے، لبیک کہیے اور تیاری کر کے زوال ہونے پر عرفات پہنچ جایئے **غسل** (سنت مستحب) غسل کیجئے ورنہ وضو کیجئے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جایئے اور کچھ دیر آرام کیجئے

وقوف عرفہ (فرض) زوال ہوتے ہی وقوف شروع کیجئے اور شام تک لبیک کہنے، دعا اور توبہ و استغفار کرنے اور چوتھا کلمہ پڑھنے اور گریہ وزاری میں وقت گزاریئے اور وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔

ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اذان و تکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کیجئے۔

مزدلفہ روانگی (سنت مستحب) جب عرفات میں سورج ڈوب جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر ذکر و تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہو جایئے۔

مغرب اور عشاء کی نماز (واجب) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کیجئے۔ دونوں نمازوں کے لئے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہی جائے، پہلے مغرب کی فرض نماز باجماعت ادا کیجئے پھر تکبیر تشریق اور لبیک کہیے اور اس کے بعد فوراً عشاء کے فرض باجماعت ادا کیجئے۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنّت پھر عشاء کی دو سنّت اور وتر پڑھیے، نفل پڑھنے کا اختیار ہے۔

ذکر و دعا (سنت مستحب) یہ بڑی مبارک رات ہے اس میں ذکر، تلاوت، درود شریف پڑھیے، لبیک کہیے اور خوب دعا کیجئے، اور کچھ دیر آرام بھی کیجئے۔ **کنکریاں** (اختیار) بڑے چنے کے برابر 70 کنکریاں فی آدمی چنیے۔

نماز فجر اور وقوف (واجب) صبح صادق ہونے پر اذان دے کر سنّت پڑھ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کیجئے اور وقوف کیجئے۔

منیٰ واپسی (سنت مستحب) جب سورج نکلنے والا ہو تو منیٰ روانہ ہو جایئے۔

حدیث: تمہارے لئے (عمرہ کا) اجر و ثواب تمہاری مشقت اور خرچ کے مطابق ہوگا۔ [مستدرک حاکم: 1733]

۱۰ ر ذی الحجہ | **حج کا تیسرا دن** | **جمرۂ عقبہ کی رمی** (واجب) منیٰ پہنچ کر جمرۃ العقبۃ پر سات کنکریاں الگ الگ ماریئے۔

(جان کے خطرہ کے پیش نظر شام کو یا رات میں یہ کنکریاں مارنا مناسب ہے)۔

تلبیہ بند (اختیار) جمرۃ العقبۃ کو کنکری مارتے ہی لبیک کہنا بند کردیجئے اور رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریئے، یونہی قیام گاہ چلے آیئے۔

اس کے بعد قربانی کیجئے۔ **قربانی** (واجب) قربانی کے تین دن مقرر ہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲ ر ذی الحجہ۔ دن میں رات میں جب چاہیں قربانی کیجئے ۱۱ ر ذی الحجہ کو قربانی اکثر آسان ہوتی ہے اور قربانی خود کیجئے یا کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ سے کروایئے۔

حلق یا قصر (واجب) قربانی سے فارغ ہوکر مرد پورا سر منڈوائے اور خواتین بقدر ایک پورے کے بال کٹا کر ہی احرام سے نکل سکتی ہیں مگر کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدر ایک پورے کے ضرور کٹوالیں۔

طواف زیارت (فرض) اب طواف زیارت کیجئے اس کا وقت ۱۰ سے ۱۲ ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، دن رات میں جب چاہیں کیجئے عموماً ۱۱ ر ذی الحجہ کو آسانی رہتی ہے (طوافِ زیارت کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے طواف کا ہے اور طواف باوضو ضروری ہے)۔

حج کی سعی (واجب) اس کے بعد سعی کیجئے (سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کی سعی کا ہے) اور سعی باوضو کرنا سنّت ہے۔

منی واپسی (سنت و مستحب) سعی سے فارغ ہوکر منیٰ واپس آجایئے اور رات منیٰ ہی میں بسر کیجئے۔

۱۱ ر ذی الحجہ | **حج کا چوتھا دن** | **جمرات کی رمی** (واجب) گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔

(عموماً غروب آفتاب سے ذرا پہلے اور رات میں رمی کرنا آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کی بناء پر رات میں رمی کرنا بلا کراہت درست ہے)

دعا کیجئے (سنت و مستحب) جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں مار کر ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہوکر اور ہاتھ اُٹھا کر حمد وثناء کر کے اور جو دل چاہے دعا کیجئے، کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔ **دعا کیجئے** (سنت و مستحب) اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں ماریئے اور قبلہ رو کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر کے خوب دعا کیجئے، یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

دعا نہ کیجئے (سنت و مستحب) اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں ماریئے اور رمی کے بعد بغیر دعا کئے اپنی جگہ واپس آجایئے۔

ذکر و عبادت (سنت و مستحب) قیام گاہ میں آکر تلاوت، ذکراللہ، توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہیے اور گناہوں سے دور رہیے۔

۱۲ ر ذی الحجہ | **حج کا پانچواں دن** | **جمرات کی رمی** (واجب) زوال کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریئے، (غروب آفتاب سے ذرا پہلے رمی کرنا اکثر آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کے لحاظ سے رات میں رمی کرنا مکروہ بھی نہیں ہے)۔

دعا کیجئے (سنت و مستحب) جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں ماریئے اور ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہوکر ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا کیجئے اور خوب دعا کیجئے۔

دعا کیجئے (سنت و مستحب) اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں ماریئے اور قبلہ رو کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کیجئے اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا کیجئے، یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

دعا نہ کیجئے (سنت و مستحب) اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں ماریئے اس کے بعد بغیر دعا کئے اپنی جگہ واپس آجایئے۔

اختیار (اختیار) آج رمی کے بعد اختیار ہے۔ منیٰ میں مزید قیام کیجئے یا مکہ مکرّمہ آجایئے۔

طوافِ وداع (واجب) حج کے بعد جب مکہ مکرّمہ سے وطن واپسی کا ارادہ ہو تو طوافِ وداع واجب ہے (اس طواف کا طریقہ عام نفل طواف کی طرح ہے)

حدیث: جو بھی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے اس کو جنّت کی خوش خبری سنائی جاتی ہے۔ [طبرانی: 7779]

محبّت کا شرعی معیار

شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمّد سرور صاحب دامت برکاتہم

اخذ و ترتیب
مولانا زین العابدین صاحب
لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا o ﴿الفجر:20,19﴾

"اور تم میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور تم مال سے بے حد محبّت کرتے ہو"۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دو قسم کے گناہوں کا ذکر فرمایا ہے:

1 ظاہری گناہ 2 باطنی گناہ

لوگ ظاہری گناہوں کو تو "گناہ" سمجھتے ہیں جیسے کسی کو ناحق قتل کر دینا، کسی کا حق کھا جانا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا وغیرہ لیکن باطنی گناہوں کی طرف توجّہ نہیں کرتے یعنی غیر اللہ سے محبّت رکھنا، مال کا لالچ رکھنا، اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانا اور آخرت کی فکر نہ کرنا، یہ تمام "باطنی گناہ" ہیں، اِن سے بچنا بھی ضروری ہے۔

باطنی گناہوں میں سب سے بڑا گناہ

اِن باطنی گناہوں میں "غیر اللہ سے محبّت اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ رکھنا" یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

اِس آیت میں اسی سے منع کیا گیا ہے کہ......

"تم مال سے زیادہ محبّت رکھتے ہو یہ بُرا ہے"۔

اگر مال سے صرف محبّت ہو یہ بُرا نہیں بلکہ حد سے زیادہ محبّت رکھنا یہ بُرا ہے، کیوں کہ مال سے محبّت ہوتی ہے پھر ہی تو نیکی کے کام میں مال خرچ کرنا مشکل گزرتا ہے اور اس مشکل کام کو ثواب کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ o

"تم اعلیٰ درجہ کی کامیابی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ ایسا مال خرچ کرو جس سے تمہیں محبّت ہو"۔ ﴿آلِ عمران:92﴾

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کے دل میں مال کی محبّت کچھ نہ کچھ ہوتی ہے، البتہ ایسی محبّت نہ ہو جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔

محبّت کا شرعی معیار

اپنے بیوی بچّوں سے اور مال سے محبّت تو ہوتی ہی ہے اور اس محبّت کا حکم بھی ہے کہ بیوی بچّوں، والدین اور مہمان کا حق ادا کرو، اس لئے یہ محبّت اللہ تعالیٰ ہی سے محبّت کا ذریعہ ہے۔

کیوں کہ اگر مال سے محبّت ہوگی تو تقسیم کرنے کا ثواب ہوگا اگر محبّت ہی نہ ہو تو تقسیم کرنے کا ثواب کیسے ملے گا؟ جیسے اگر کوئی شخص مٹی اُٹھا کر کسی کو دے دے تو اس میں کیا ثواب؟

بلکہ محبوب چیز یعنی مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں

بعض دفعہ گناہ کی نحوست سے توبہ کی توفیق چھن جاتی ہے۔ (یکے از بزرگان)

خیرات کرے پھر ثواب ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پسندیدہ چیز خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو معلوم ھوا کہ غیر اللہ سے اتنی محبت رکھنا کہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ ہو یہ بُرا ہے۔

مال سے بہت زیادہ محبّت کی علامت

مال سے بہت زیادہ محبّت ہونے کی علامت یہ ہے کہ آدمی مال کو گناہ کے کام میں خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خرچ کرے، اور یہ کہ مال کی محبّت اس کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردے اِس سے منع کیا گیا ہے۔

مال سے ایسی محبّت رکھنا ایک ایسا زہرِ قاتل ہے کہ جو گناہ کرائے گی، نیکیوں سے روکے گی اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردے گی۔

معلوم ھوا کہ مال سے تھوڑی محبّت ہو تو بُری نہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبّت ہونی چاہئے۔

غیر اللہ سے محبّت کا عجیب واقعہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے اور دن رات عبادت کرنے میں لگ گئے۔ اس وقت اُن کی بیوی حاملہ تھی۔ اُن کے جانے کے بعد اُن کی بیوی کے ہاں بچّہ پیدا ہوا، جب وہ بچّہ بڑا ہوا تو اُسے پتہ چلا کہ میرے والد صاحب مکّہ مکرّمہ آئے ہوئے ہیں تو وہ بچّہ بھی وہاں پہنچ گیا۔

جب وہ بچّہ مکّہ مکرّمہ پہنچا تو اس وقت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے۔ جب آپ کی نظر بچے پر پڑی تو پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہ اُنہی کا بیٹا ہے تو آپ کے دل میں بیٹے کی بہت زیادہ محبّت پیدا ہوگئی۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا (یعنی دل میں بات ڈالی گئی) کہ ایک دل میں دو محبّتیں نہیں سما سکتیں۔ تو حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کی "یا اللہ! اس کو اُٹھا لیجئے"۔ تو بیٹے کے گردہ میں اتنی زیادہ درد ہوئی کہ وہ فوت ہوگیا۔ لہٰذا اولاد سے اتنی زیادہ محبّت کرنا کہ جو اللہ تعالیٰ سے غافل کردے یہ منع ہے، اگر بیوی بچّوں سے تھوڑی بہت محبّت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہ محبّت ہی تو ان کے حقوق ادا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

(اسی عنوان کا بقیہ حصہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے شمارہ میں)

باوضوذِکر کرتے ہوئے سونا: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو مسلمان بھی رات باوضو ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دُنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں"۔ [ابوداؤد: 5042]

جی خوش کرنے کے لئے گناہ کرنا شیطانی دھوکہ ہے۔ (یکے از بزرگان)

آپ کام کرنے لگے ہیں... ذرا پہلے یہ بھی کر لیجیے

از مدیر
ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

آپ مرد ہیں، عورت ہیں، جوان ہیں، بوڑھے ہیں، عالم ہیں یا اَن پڑھ ہیں غرض آپ جو بھی ہیں اور جو جائز یا نیک کام کرنے لگے ہیں اس سے ذرا پہلے یہ کام بھی کر لیجیے:

1 اخلاص کی تازہ نیّت کیجیے۔ یعنی یہ غور کر لیجیے کہ میں یہ کام کسی کو دکھانے کے ارادہ سے تو نہیں کر رہا / کر رہی؟ جیسا کام ہو اس کے مطابق نیّت کا درست ہونا ضروری ہے۔

2 جس قسم کا کام ہو... جائز یا نیک اس کے مطابق دُعا کیجیے مثلاً پڑھنے کا کام ہے تو یوں دُعا کیجیے "یا اللہ! پڑھائی آسان کر دیجیے اس میں دین و دنیا کے فائدے مقدّر کر دیجیے" اور اگر پڑھانا یا بیان کرنا ہے تو یوں دعا کیجیے کہ "یا اللہ! اخلاص، تواضع سے بات کرنے کی توفیق دیجیے، تکبّر، ریا کاری سے بچائیے، اِلقائے غیبی سے نواز دیجیے، بات میں اثر ڈال دیجیے، قبولیت سے نوازیئے، غلطی ہونے سے بچائیے"۔

اگر آپ نے سلائی کرنی ہے:

تو یوں دعا کیجیے کہ "یا اللہ سلائی صحیح ہو جائے اور یہ کپڑا پہن کر نیکی کی توفیق ملے اور سلائی یا کپڑا خراب ہونے سے بچائیے" وغیرہ۔

اگر آپ نے کھانا بنانا ہے:

تو یوں دعا کیجیے "یا اللہ! کھانا صحیح پک جائے اور جو بھی یہ کھانا کھائے کھا کر اسے عبادت کی توفیق ملے۔ بدہضمی، پیٹ اور بدن کی کسی بھی قسم کی بیماری کا ذریعہ نہ بنے۔" نوٹ تمام دعاؤں کے اوّل، آخر میں درود شریف ضرور پڑھیے اور آمین کہیے۔

اگر آپ نے دکان پر جانا ہے:

تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دکان میں داخل ہو جائیے اور صبح کی دعائیں تو پڑھ ہی لی ہوں گی مزید مانگیے کہ "یا اللہ جھوٹ، بدکلامی، بدمزگی اور معاملہ میں ہر قسم کی خرابی سے بچائیے، آج دکان میں سے خوب رزق حلال بابرکت عطا کیجیے، نیک حلال مال والے گاہک بھیجیے"۔

اگر آپ نے ملازمت پر جانا ہے:

تو دعائیں پڑھتے ہوئے داخل ہو جائیے، دیانت داری اور امانت داری سے ڈیوٹی ادا ہو جانے کی دعا کیجیے "جو (جونیئر یا سینئر) بھی اس دفتر میں آئے یا اللہ! اس کا آنا، ملنا ہمارے لئے اور ادارہ کے لئے بہت سی خیر و برکت کا ذریعہ ہو اور شر سے میں بھی بچوں اور آنے والا بھی بچے اور یا اللہ! مجھے اِس ادارہ کے ٹھیک طرح سے فرائض، واجبات، ذمّہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دیجیے"۔

اگر آپ نے ڈرائیونگ کرنی ہے:

تو یوں دعا کیجیے کہ ....

بقیہ صفحہ 18 پر

ہر جائز یا نیک کام سے پہلے کوئی نیک کام ہو تو اگلے کام میں نورانیت و برکت ہوتی ہے۔ (ادارہ)

حج کا سفر... سفرِ آخرت کا نمونہ

مرسلہ
محمد قاسم میواتی، لاہور

حج کے سفر کو اللہ تعالیٰ نے سفرِ آخرت کا نمونہ بنایا ہے کیوں کہ اس سے مقصود ایک گھر (بیت اللہ) ہوتا ہے لہٰذا حج کے اس سفر سے آخرت کے حالات معلوم کرنے چاہئیں۔

1 جب آدمی اپنے اہل وعیال سے رخصت ہوتا ہے تو یہ سمجھے کہ یہ رخصت اُس رخصت کی طرح ہے جو کہ موت آنے کے وقت میں ہوگی۔

2 سفرِ حج میں آدمی تمام تعلقات سے فارغ ہو کر نکلتا ہے اسی طرح آخری عمر میں دنیا سے خالی ہاتھ لوٹتا ہے۔

3 جب سفرِ حج کے لئے توشہ اور زادِ راہ مہیّا کرتا ہے اور ہوشیار ہو کر ہر طرح احتیاط کرتا ہے کہ راستہ میں کہیں تکلیف نہ ہو تو اسی طرح خیال کرنا چاہئے کہ میدانِ حشر بہت بڑا اور ہولناک میدان ہے۔ اور وہاں زادِ آخرت (نیکیوں) کی سخت ضرورت ہوگی۔

4 سفرِ حج میں وہ چیز اپنے ساتھ نہیں لیتا جو بہت جلد خراب ہونے والی ہوتی ہے کیوں کہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا ساتھ نہ دے گی اسی طرح جس عبادت میں دکھلاوا اور شہرت شامل ہو وہ بھی آخرت میں کام آنے والی نہیں ہے۔

5 جب سواری پر سوار ہو تو جنازہ کو یاد کرلے کہ اس پر بھی سوار ہونا ہے۔

6 جب احرام کے کپڑے تیار کرلے اور میقات سے پہلے روزہ مرّہ کے کپڑے اُتار کر انہیں پہن لے تو ظاہر ہے کہ احرام کی دو سفید چادریں کفن کی یاد دلاتی ہیں۔

7 جب پہاڑ کی گھاٹیاں اور جنگل کی ویرانیاں آئیں تو منکر نکیر اور قبر کے سانپ بچھو یاد کرے کیوں کہ قبر سے حشر تک بہت بڑا جنگل ہے اور اس میں ان گنت گھاٹیاں ہیں۔ 8 جس طرح بغیر رہبر کے جنگل کی آفات سے بچنا ممکن نہیں اسی طرح بغیر عبادت و اعمال کے قبر کی ہولناکیوں سے بچنا ممکن نہیں۔ 9 جیسے حج کے راستہ میں اہل وعیال اور دوست واحباب سے علیحدہ اور تنہا ہوتا ہے قبر میں بھی اسی طرح تنہا اور اکیلا ہوگا۔ 10 عرفات میں کھڑا ہونا اور مختلف زبانوں میں لوگوں کا ربّ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا قیامت کے حالات کی طرح ہے وہاں بھی تمام جہاں کے لوگ اکھٹے ہوں گے اور ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی اور ہر شخص امید وخوف کا شکار ہوگا کہ میں بارگاہِ الٰہی میں مقبول بنتا ہوں یا مردود؟ اللہ تعالیٰ ہمیں حج مقبول کی سعادت اور آخرت کی یاد و فکر نصیب فرمائے آمین۔ (ماخوذ از کیمیائے سعادت ص:135)

حدیث: تلبیہ کے وقت آواز کا اونچا رکھنا (مردوں کے لئے) حج کے شعار میں سے ہے۔ [ابنِ ماجہ:2923]

حج کے فضائل اور حاجیوں کے لئے چند ہدایات

از افادات
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے۔اسلام کی تکمیل کا اعلان ﴿سورۃ المائدۃ:3﴾ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا اور حج ہی سے ارکانِ اسلام کی تکمیل ہوتی ہے"۔[بخاری:8، مسلم:122]

احادیثِ طیبہ میں حج وعمرہ کے فضائل بہت کثرت سے ارشاد فرمائے گئے ہیں:

(1) ایک **حدیث** میں ہے کہ "جس نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی وہ ایسا پاک وصاف ہو کر آتا ہے جیسا ولادت کے دن تھا"۔[بخاری:1449]

(2) ایک اور **حدیث** میں ہے کہ "نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد (کون سا عمل افضل ہے؟) فرمایا "حجِ مبرور"۔[بخاری:26، مسلم:258]

حجِ مبرور یعنی حجِ مقبول وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے، آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو اور طاعات (نیکیوں) کی پابندی کی جائے۔

(3) ایک **حدیث** میں فرمایا "ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حجِ مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی"۔[بخاری:1683، مسلم:3355]

(4) ایک اور **حدیث** میں فرمایا کہ "پے در پے حج وعمرہ کیا کرو کیوں کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں سے اس طرح صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے اور حجِ مبرور کا ثواب صرف جنت ہے"۔[ترمذی:810، مسند احمد:3669]

حج عشقِ الٰہی کا مظہر ہے اور بیت اللہ شریف مرکزِ تجلیاتِ الٰہی ہے اس لئے بیت اللہ شریف کی زیارت اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ عالی میں حاضری ہر مؤمن کی جانِ تمنا ہے۔ اگر کسی کے دل میں یہ آرزو چٹکیاں نہیں لیتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے ایمان کی جڑیں خشک ہیں۔

(5) ایک اور **حدیث** میں ہے کہ "جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کے لئے زاد وراحلہ (سفرِ خرچ اور سواری کا انتظام) رکھتا تھا اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تو اس کے حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی یا نصرانی (عیسائی) ہو کر مرے"۔[ترمذی:812]

ذرائع مواصلات کی سہولت اور مال کی زیادتی کی وجہ سے سال بہ سال حجاج کرام کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن بہت رنج وصدمہ کی بات ہے کہ حج کے انوار وبرکات مدھم ہوتے جا رہے ہیں اور جو فوائد وثمرات حج پر مرتب ہونے چاہئیں ان سے اُمت محروم ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کے بہت تھوڑے بندے ایسے رہ گئے ہیں جو فریضۂ حج کو اس کے شرائط وآداب

حدیث: بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کا درجہ رکھتا ہے۔ الحدیث۔[ترمذی:960]

کی رعایت کرتے ہوئے ٹھیک ٹھیک بجالاتے ہوں ورنہ اکثر حاجی صاحبان اپنا حج غارت کرکے ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق بن کر آتے ہیں، نہ حج کا صحیح مقصد پیشِ نظر ہوتا ہے، نہ حج کے مسائل واحکام سے واقفیت ہوتی ہے، نہ یہ سیکھتے ہیں کہ حج کیسے کیا جاتا ہے اور نہ ان پاک مقامات کی عظمت وحرمت کا پورا لحاظ ہوتا ہے۔ بلکہ اب تو ایسے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں کہ حج کے دوران حرام چیزوں کا ارتکاب ایک فیشن بن گیا ہے اور یہ اُمّت گناہ کو گناہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کے احکام سے بغاوت کرتے ہوئے جو حج کیا جائے وہ انوار وبرکات کا کس طرح حامل ہوسکتا ہے؟ اور رحمتِ خداوندی کو کس طرح متوجّہ کرسکتا ہے؟ عازمینِ حج اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت وسعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے

مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیے:

(1) چوں کہ آپ محبوبِ حقیقی کے راستہ میں ہیں اس لئے آپ کے اس مقدّس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔ (2) جس طرح سفرِ حج کے لئے سازوسامان اور ضروریاتِ سفر مہیّا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر حج کے احکام ومسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ اگر سفر سے پہلے اس کا موقع نہیں ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا اہتمام کرلیا جائے کہ کسی مستند عالم سے ہر موقع کے مسائل پوچھ پوچھ کر اُن پر عمل کیا جائے۔ (3) اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کیجئے اور عمر بھر گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیجئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دُعائیں بھی مانگیے۔ **یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ** ''حجِ مقبول'' کی علامت ہی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے۔

(4) آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں گزرنا چاہیئے اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا کا سازوسامان آپ کو مہنگا سستا، اچھا بُرا اپنے وطن سے بھی مل سکتا ہے لیکن حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو دوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی۔ (5) چوں کہ حج کے موقع پر دور دراز سے مختلف ملکوں کے لوگ جمع ہوتے ہیں اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں۔ بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً نمازِ فجر سے اشراق کے بعد تک اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک طواف کے بعد دو نفل پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں لیکن بہت سے لوگ دوسروں کے دیکھا دیکھی پڑھتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حجِ مقبول نصیب فرمائے آمین

حدیث: حجرِ اسود دُنیا کے ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا اور بوسہ دیا ہوگا۔ [ابنِ خُزیمہ: 2734]

مولانا
محمد طیب الیاس صاحب
لاہور

ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کیجئے

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ [بخاری، باب نصر المظلوم: 2446]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوّت کا ذریعہ ہونا چاہئے)''۔

آج آپس کے اختلافات کا رونا رویا جاتا ہے، مصائب و آفات کی شکایت کی جاتی ہے، ملک کیا، صوبہ کیا، شہر کیا، محلّہ کیا، گلی کیا، ...گھر گھر یہ شکایت عام نظر آتی ہے۔ باپ کو بیٹے سے شکایت، بیٹے کو باپ سے اختلاف، ماں بیٹی سے مطمئن نہیں، بیٹی ماں سے بے زار، بھائی بھائی کا دُشمن، بہن بہن سے نالاں، ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کی تکالیف کا شکار، ایک محلّہ والے دوسرے محلّہ والوں کے ستائے ہوئے **غرض کہ** یہ ناچاقیاں، آپس کا لڑائی جھگڑا ہے کہ جس کی وجہ سے برکات اُٹھ گئی ہیں، مصائب کا طوفان اور پریشانیوں کا تسلسل ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ جو محبّت، پیار اور تعلق آج سے ایک عرصہ قبل لوگوں میں قائم تھا اب وہ دکھائی نہیں دیتا بس غرض اور نفسانیت کا تعلق قائم ہوتا ہے جونہی اپنا کام نکل آیا پھر کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔

لاکھوں کو اگرچہ ہے ضرورت میری لیکن
اِک شخص کو بھی مجھ سے یہاں پیار نہیں ہے

یہ محبّت پھر قائم ہو سکتی ہے، یہ تعلقات پھر بحال ہو سکتے ہیں، یہ خوشیاں پھر لوٹ سکتی ہیں، یہ برکتیں پھر حاصل کی جاسکتی ہیں... اگر ایک دوسرے کی عزّت و احترام کیا جائے اور آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔

کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزّت
جو چاہو کریں لوگ عزّت زیادہ
نکالو نہ رخنے[1] نسب میں کسی کے
نہیں اس سے کوئی رذالت[2] زیادہ
کرو علم سے اکتسابِ[3] شرافت
نجابت[4] سے ہے یہ شرافت زیادہ
جہاں رام[5] ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ
فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

① عیب ② کمینہ پن ③ حاصل کرنا ④ خاندانی عزّت و شرافت ⑤ تابع و مطیع

اللہ تعالیٰ ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث: حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنّت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ [ترمذی: 878]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کی سزا

ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”مجھے ایک میّت کو غسل دینے کے لئے بلایا گیا جب میں نے میّت کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کے گلے میں لپٹا ہوا ہے، لوگوں سے پوچھا کہ اس کا کیا عمل تھا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ بدنصیب شخص حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیا کرتا تھا“۔

(شرح الصدور، ص:336)

مرسلہ: مولانا محمد عبیداللہ زاہد، سرگودھا

اللہ تعالیٰ کا ولی بننے کا طریقہ

مصلح الأمّت حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ: ”نماز پڑھنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اگر نماز کے بعد توبہ بھی کرلی جائے تو کبیرہ گناہ بھی معاف ہوجائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جائے گا (پھر گناہوں سے بچ کر ولی بنا بھی رہے)“۔ (حیاتِ سرور ص:120)

مرسلہ: قاری محمد مظہر حسین، منڈی جہانیاں

ہر تکلیف سے حفاظت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص شروع دن میں آیۃ الکرسی اور سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ ...... پڑھ لے گا وہ اس دن شام تک ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے وہ صبح تک ہر بُرائی و تکلیف سے محفوظ رہے گا“۔ [ترمذی 2879]

مرسلہ: محمد سعید علوی، چکوال

دِل ایک عجیب وغریب عجوبہ

یہ جو دل ہے... یہ ہے تو چھوٹا سا مگر یہ عجوبہ ہے۔ یہ سادہ بھی ہے مغرور بھی ہے، بے خبر بھی ہے خبردار بھی ہے، یہ مسیحا بھی ہے بیمار بھی ہے، یہ متقی بھی ہے گناہ گار بھی ہے، یہ طاقتور بھی ہے لاچار بھی ہے، یہ مجبور بھی ہے مختار بھی ہے، یہ مقتول بھی ہے تلوار بھی ہے، گلاب بھی ہے تو یہ خار بھی ہے، یہ بکتا ہے تو یہ خریدار بھی ہے، اگر یہ عشق کی محفل میں مدہوش ہے تو یہ عقل کی محفل میں عیار بھی ہے، یہ بگڑے تو بت کا بندہ ہے اگر سنورے تو اپنے ربّ کا پرستار بھی ہے۔

مرسلہ: اہلیہ عبیداللہ زاہد، سرگودھا

مّیں نے دیکھا ہے بے پردگی میں اُلجھ کر ہم نے
اپنے اسلاف کی عزّت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے رنگ بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

حدیث: زم زم کا پانی ہر اس کام کے لئے ہے جس کی نیّت کر کے استعمال کیا جائے۔ [ابن ماجہ:3062]

از مدیر
ماہ نامہ "علم و عمل" لاہور
ateeqlahore@gmail.com

اصلاحِ معاشرہ میں مدد کیجئے

دیکھنے میں چھوٹی اور حقیقت میں بڑی غلطیاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

آج ہمارا معاشرہ ہمارے سمیت بہت سی کوتاہیوں کا شکار ہے جس کی اصلاح کی بے حد ضرورت ہے۔ ہم دوسروں کی نقل میں بہت سے ایسے کام کر جاتے ہیں جو قرآن وسنّت کی رو سے جائز نہیں۔ اور ہم کسی کی پروا کیئے بغیر اپنی بہت سی غلطیوں کو غلطی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ ہمیں اپنی اور اپنے گھر بلکہ قریہ قریہ، بستی بستی اصلاحِ معاشرہ کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ معاشرہ درست سمت پر قائم ہو سکے۔ آئیے! چند مثالوں سے غور کریں کہ واقعی ایسا ہوتا ہے کہ جو کوتاہیاں ہم کر رہے ہیں وہ دیکھنے میں چھوٹی سی معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت، انجام اور گناہ کے اعتبار سے وہ بہت بڑی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے دُنیا وآخرت کی ہماری ترقی تو کیا تنزلی (کمی) ہو رہی ہے۔

(1) کسی شخص نے نکاح کیا، مہر بھی مقرر کیا پھر ادا کرنے کی نیّت بھی نہ تھی (زندگی بھر مہر نہ ادا کیا نہ معاف کرایا) تو ایسا شخص حدیث شریف کے مطابق زانی ہو کر مرے گا۔ [طبرانی فی الکبیر: 7317] اب دیکھئے! آج کل لوگ کس قدر بڑھ چڑھ کر مہر مقرّر کر لیتے ہیں پھر ادا کرنے کی فکر ہی نہیں کرتے۔ (2) لوگ قسم کا کفّارہ اوّل تو دیتے نہیں اگر دیں تو غریب کو یک مشت دے دیتے ہیں حالاں کہ ایک مسکین کو دینا ہے تو دس دن روز کے روز کا الگ الگ روزانہ دینا ہے اور اگر ایک ہی دن دینا چاہتے ہیں تو دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہوگا۔ ﴿المائدۃ: 89، ردّ المختار 248/12﴾ دو قسموں کا کفّارہ ہے تو بیس مسکینوں کو کھلانا پڑے گا۔ (3) مسجد میں پہلے آیئے پہلے جگہ پایئے پھلانگ کر جانا منع ہے۔ [مصنف ابنِ ابی شیبہ: 5516] (4) اسی طرح مسجد میں لوگوں کے جوتوں کے اوپر اپنے جوتے رکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں کوئی پروا نہیں کی جاتی، حالاں کہ آپ کی جوتی کا نچلا حصّہ اگلے کی جوتی کے اوپر والے حصّہ کو خراب یا ناپاک کر دیتا ہے، دھیان سے گزرنا چاہیئے۔ (5) صبح کی ورزش کے لئے گھٹنے ننگے کر کے سیر کی جاتی ہے حالاں کہ گھٹنہ ستر میں داخل ہے۔ شرعاً جس کا ننگا کرنا گناہ ہے۔ [دار قطنی 230/1] (6) ڈرائیونگ کے دوران اکثر بداخلاقی کر بیٹھتے ہیں حالاں کہ یہ گناہ ہے اگر ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچ گئی تو یہ ایسا گناہ بنے گا جس کی معافی بھی مشکل ہے کیوں کہ دورانِ ڈرائیو ہی ہمیں وہ بندہ نظر آیا۔ جب کبھی زندگی میں ہمیں احساس ہوگا

اللہ تعالیٰ کی بلند شان کی وجہ سے کوئی گناہ صغیرہ صغیرہ نہیں بلکہ سب کبیرہ اور بڑے ہیں۔ (ادارہ)

کہ ہم نے غلطی کی ہے تو ہم اس سے کیسے معافی مانگیں اور معافی مانگے بغیر یہ گناہ معاف نہیں ہوتا۔ لہٰذا سڑکوں پر لوگوں سے لڑنا تو مول لیا جاتا ہے، گھورا جاتا ہے، بعض مرتبہ تھپڑ رسید کرتے ہیں تو مجھے جانتا نہیں میں کون ہوں؟ کہہ کر دھمکی دی جاتی ہے۔ یہ بہت سنگین جرم اور خطرناک گناہ ہے۔ اسی طرح بہت سے موٹر سائیکل والے حضرات سڑک پر زِگ زیگ (دائیں بائیں) موٹر سائیکل چلا کر دوسرے لوگوں کے گزرنے میں رکاوٹ بن کر بھی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ **اصول یاد رکھئے!** کہ ہماری کسی حرکت سے کسی کو کسی قسم کی تکلیف پہنچ گئی تو ہمارے ذمّہ شرعاً ضروری ہے کہ ہم اس سے معافی مانگیں۔ جب ہم اگلے کو جانتے نہیں ہوں گے تو معافی کیسے مانگیں گے؟ اس لئے بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ جب سفر کرو (چھوٹا ہو یا بڑا) دو چیزوں کو تھوک دو یعنی چھوڑ دو: (1) آرام طلبی (2) غصّہ۔ واقعی اِن دو چیزوں کو اپنا کر دیکھئے! ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہو گا اور غلطی ہو جانے پر معافی مانگنے کا خیال آئے گا اور غصّہ بھی اعتدال میں رہے گا ظلم کی صورت اختیار نہ کرے گا ان شاءَ اللہ تعالٰی۔ (7) بہت سے میاں بیوی کے ذہن میں آج کل یہ بات گھسی ہوئی ہے کہ بچوں کی مطلوبہ تعداد (دو یا تین) مکمل ہونے پر بچہ دانی کا اپریشن کرا دیا جاتا ہے اور بعض جگہ خواتین خود جا کر اپریشن کروا لیتی ہیں اور میاں صاحب کے علم میں ہی نہیں ہوتا۔ اِس میں بعض خواتین کا مقصد تو صرف یہی ہوتا ہے کہ اب زیادہ بچوں کی برداشت نہیں مگر کچھ خواتین یہ حرکت زنا وغیرہ کے لئے بھی کر بیٹھتی ہیں۔ تاہم یہ مسئلہ خوب ذہن نشین فرما لیجئے کہ بچہ دانی کا مکمل اپریشن کرا لینا یا نکال لینا یا مکمل بند کرا دینا صرف ایک صورت میں جائز ہے کہ عورت کی جان کو بہت خطرہ ہو اور زندہ بچنے کی اُمید بہت کم رہ گئی ہو۔ مگر مکمل بچہ دانی ختم کرا دینا سراسر ناجائز اور حرام ہے۔

علاج معالجہ کے شرعی احکام
ص:126،
بحوالہ فتح الباری
111/9

اور آج کل کچھ ماڈرن خواتین جو سادہ لوح خواتین کو ورغلا کر تحفہ تحائف وغیرہ کا لالچ دے کر باقاعدہ بچے ختم کرانے کی مہم میں لگی ہوئیں ہیں اِن سے بہت زیادہ ہوشیار رہئے۔ (8) بوجہ شدید مجبوری جب میاں بیوی کا آپس میں بالکل نِباہ نہ ہو تو شریعت میں طلاق کا راستہ ہے۔ مگر آج کل تین طلاقیں اکھٹی لکھی اور دی جاتی ہیں حالاں کہ شدید مجبوری پر صرف ایک طلاق دینی چاہئے تین طلاقیں اکھٹی دینا گناہ ہے۔ (تہذیبِ سنن ابی داؤد لابنِ قیم 361/1) زیادہ مجبوری ہو تو ایک طلاق بائن دے دی جائے اِس سے فوراً نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور جب مرضی دوبارہ نکاح پڑھا جاسکتا ہے عدّت کے اندر بھی عدّت کے بعد میں بھی۔ اگر دوبارہ نکاح کرلیں تو پھر بقایا دو طلاقوں کا

حق رہ جاتا ہے۔ 9 آج کل نوجوان بچیوں کی زبان پر "یار" کا لفظ بہت عام ہوگیا ہے۔ یہ ان کے لئے غیر مہذّب لفظ ہے۔ یہ مغرب کی نقّالی اور بے حیائی کو فروغ دینے اور سراہنے میں مدد دیتا ہے۔ یار کا لفظ مذکر ہے مرد پنجابی بولتے وقت دوسرے مرد کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ عورت کو یہ لفظ زیب نہیں دیتا خصوصاً اس سے غلط بات بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ اس کے دوست مرد ہیں۔ اس لئے ایسے الفاظ سے خواتین کو بچنا چاہئے۔ 10 خاوند کو نام لے کر بلایا جاتا ہے۔ یہ بھی بہت زیادہ عام ہوگیا ہے شرعاً یہ مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ 413/2) میاں صاحب کہئے یا بچوں کے بابا یا مناسب لفظ مقرّر کیجئے (نام کے حصّہ کے علاوہ)۔ 11 بچوں کو بڑے شوق سے کمپیوٹر چلا دیتے ہیں اور بالکل بھی نگرانی نہیں کی جاتی، اور کہا جاتا ہے کہ جی! یہ گیمیں کھیل رہا ہے۔ آج جائز درجہ کی گیمیں بھی کھیل لے گا تو کل غلط گیمیں بھی دیکھے گا اور کھیلے گا، وقت تو ضائع کرنے کی بچپن سے عادت پڑجائے گی۔ بلاشبہ کمپیوٹر سے بہت ترقّی والے کام ہوسکتے ہیں اور ہوتے ہیں بچے بڑے ہوکر آخر کمپیوٹر سیکھ ہی لیتے ہیں۔ بچپن میں خاص کر انٹرنیٹ پر بچوں کو بالکل آزاد چھوڑ دینا یہ بچوں کے حق میں نقصان دہ ہے۔ ہمیں اصلاحِ معاشرہ کی بہتری کے لئے ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے، قطرہ قطرہ سے دریا بنتا ہے جو کوئی اس سلسلہ میں جتنا کردار بھی ادا کرے گا اصلاحِ معاشرہ میں اس کا اتنا حصّہ ڈلے گا، پر کرے تو سہی تاکہ ہمارا اسلامی معاشرہ سنور سکے۔

بقیہ... اگر آپ کام کرنے لگے ہیں

"یا اللّٰہ! ہر حادثہ سے بچایئے اور ایسی ڈرائیو سے بچایئے کہ کسی کو مجھ سے تکلیف پہنچے اور مجھے منزلِ مقصود پر بخیریت پہنچا دیجئے۔" اور اس کے ساتھ ساتھ سفری دعائیں بھی پڑھ لیجئے۔ پھر پورے دھیان سے ٹریفک قوانین کا احترام کرتے ہوئے ڈرائیو کیجئے۔ ہمارے پاکستانی بھائی اپنی لین توڑنے میں اسپیشلسٹ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے آمین۔

3 جس جائز یا نیک کام کو کرنے لگے ہیں تو پوری توجُّہ اور مہارت سے کیجئے۔ 4 پھر بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کیجئے۔ کام کے اچھے نتائج وخیریت ومقبولیت کی دُعا مانگتے رہئے۔ 5 کام غلط ہو، ناجائز ہو، مکروہ ہو، حرام ہو، خلافِ سنّت ہو تو اس سے بچئے۔

یاد رکھئے: یہ سب باتیں جائز اور نیک کام سے پہلے یا دوران کرنے کی ہیں۔ غلط اور ناجائز کام تو کرنا ہی نہیں۔ **اگر گناہ نہ چھوٹتا ہو** تو دو نفل توبہ کے روزانہ پڑھ کر رورو کر اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیے اور یہ سوچیے کہ ہم جن کا رزق کھا رہے ہیں ان کی ہم نافرمانی کیوں کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دے آمین

ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِینَ.

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عظمت اور بڑائی یاد رکھئے خصوصاً گناہ کے وقت... تاکہ گناہ سے بچا جاسکے۔ (ادارہ)

کلونجی ... دُعا بھی اور دوا بھی

مرسلہ
حکیم نذیر احمد شیخ، حیدر آباد
0300-9371907

کلونجی ایک ایسی قدرتی جڑی بوٹی ہے جس کو دونوں جہاں کے سردار کی دُعا حاصل ہے آپ ﷺ نے فرمایا "کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کی شفاء ہے"۔ [بخاری:5364، مسلم 5896]

پیداوار: کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً آدھ میٹر اونچا ہوتا ہے جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ یہ پودا اصلاً ترکی اور اٹلی میں ہوتا تھا مگر حکماء نے فوائد کی بناء پر برصغیر میں اسے کاشت کیا۔

غلط فہمی کا ازالہ: عموماً لوگ پیاز کے بیج کو غلط فہمی سے کلونجی سمجھ لیتے ہیں، اسی طرح اکثر ناعاقبت اندیش دوکان دار کلونجی کی جگہ پیاز کے بیج ہم شکل ہونے کی وجہ سے بیچ دیتے ہیں۔ اس لئے خریدتے وقت ہوشیار رہئے۔

علامت: کلونجی کے بیج خوشبو میں تیز ہوتے ہیں اور کاغذ میں رکھنے سے اس پر تیل کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

فوائد: 1 **کلونجی** کو زمانہ قدیم سے اچار ڈالنے اور پیٹ کی متعدد بیماریوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔

2 **کلونجی** جسم کے کسی حصہ میں واقع سدّہ یعنی رکاوٹ کو دور کرتی ہے۔

3 **کلونجی** تبخیر مادہ کو خارج کرتی ہے اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے۔

4 جن ماؤں کو بچوں کو دینے کے لئے دودھ نہیں اُترتا ان کے لئے کلونجی بہت مفید ہے۔

5 **کلونجی** پیس کر سرکہ میں ملا کر کھائی جائے تو پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔

6 **کلونجی** پیس کر آدھا چمچ شہد میں ملا کر کھانے سے پرانی کھانسی، بلغم اور دمہ میں بہت آرام ملتا ہے۔

7 **کلونجی** کو زیتون کے تیل میں ملا کر کھانے سے باؤلہ کتے کے کاٹے کا زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

8 **کلونجی** کو پانی میں پکا کر شہد ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے۔

9 **کلونجی** کو زیتون کے تیل میں ملا کر صبح نہار منہ کھانے سے چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔

10 **کلونجی** کو گرم کر کے سونگھنے سے زکام دور ہو جاتا ہے۔

11 **کلونجی** کے استعمال سے کھٹی ڈکاریں اور گیس میں فائدہ ہوتا ہے۔

12 **کلونجی** تین ماشہ سفوف مکھن میں ملا کر چٹانے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔

جب نبی کریم ﷺ نے کلونجی کو شفاء کا مظہر قرار دیا ہے تو اس کے فوائد کی فہرست بھی طویل ہوگی۔

نوٹ: حاملہ عورتیں بغیر مشورہ کے کلونجی کا استعمال نہ کریں۔

حدیث: جو شخص مدینہ میں وفات پائے گا میں اُس کی گواہی دوں گا اور قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ [طبرانی: 20846]

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب
لاہور

نام ونسب نام عبیدہ، کُنیت ابوالحارث یا ابومعاویہ، والد کا نام حارث بن المطلب، والدہ کا نام سخیلہ بنتِ خزاعی تھا۔

نبی کریم ﷺ سے عمر میں دس سال بڑے تھے۔

(أسد الغابۃ 237/2)

قبولِ اسلام نبی کریم ﷺ ابھی تک دارِ ارقم میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے کہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے۔ حضرت عبیدہ، حضرت ابوسلمہ، حضرت عبداللہ بن ارقم اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وقت میں اسلام قبول کیا۔ (حوالہ بالا)

ہجرتِ مدینہ جب مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں بھائی حضرت طفیل اور حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما.. حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ اس سفر پر ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ اتفاقاً راستہ میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو بچھو نے ڈنگ مارا اس لئے وہ پیچھے رہ گئے لیکن دوسرے روز خبر ملی کہ وہ نقل وحرکت سے بالکل عاجز ہیں تو یہ پھر واپس آئے اور ان کو اُٹھا کر مدینہ لائے۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ عجلانی نے میزبانی کا حق ادا کیا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا اور مستقل رہائش کے لئے زمین کا ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا، جس میں آپ رضی اللہ عنہ کا تمام خاندان آباد ہوا۔ (حوالہ سابقہ)

شرکتِ جہاد ہجرت کے آٹھ مہینے بعد ماہِ شوّال میں ساٹھ مہاجرین کے ایک دستہ پر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو افسر مقرر کر کے مشرکین کے مقابلہ میں روانہ کیا گیا۔ جنگ وخون ریزی کی نوبت نہ آئی یعنی بھرپور جنگ نہ ہوئی صرف معمولی طور پر آپس میں چند تیروں کا تبادلہ ہوا اور مسلمانوں کی طرف سے پہلا تیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے چلایا۔ (غزوات الرسول لابنِ سعد 1/1)

اس کے علاوہ حق وباطل کی پہلی کشمکش یعنی غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور بہادری سے لڑے، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور عتبہ کے درمیان دیر تک کشمکش جاری رہی یہاں تک کہ دونوں زخمی ہو گئے، اس دوران حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا ایک پاؤں بھی شہید ہو گیا اور تمام بدن زخموں سے چور چور ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے ان کے زانو پر سر مبارک رکھ دیا، انہوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر ابوطالب مجھے دیکھتے تو انہیں یقین ہو جاتا کہ میں اُن سے زیادہ اُن کے اس قول کا مستحق ہوں:

وَنُسَلِّمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ
وَنَذْهَلُ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

''ہم محمد ﷺ کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ان کے گرد مارے جائیں گے اور اپنے

حدیث: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی (یعنی روضہ کی) گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ [دارِ قطنی 278/2]

بچوں اور بیویوں سے غافل ہو جائیں گے"۔

(اُسدُ الغابۃ 237/2)

مقام و مرتبہ دربارِ نبوّت میں غیر معمولی مقام حاصل تھا، ایک دفعہ آپ ﷺ مقامِ صفراء میں خیمہ زن ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! یہاں مشک کی خوشبو محسوس ہوتی ہے؟ فرمایا: یہاں ابو معاویہ (عبیدہ رضی اللہ عنہ) کی قبر موجود ہوتے ہوئے تمہیں اس پر تعجب کیوں ہے؟ (اُسد الغابۃ 237/2)

وفات غزوۂ بدر کے بعد نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر سے واپس آئے لیکن زخم ایسے کاری تھے کہ جانبر نہ ہو سکے اور تریسٹھ برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا اور بدر کے قریب مقامِ صفراء میں مدفون ہوئے۔ (اُسد الغابۃ 237/2)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

بقیہ: ..... اسلام کا اَخلاقی نظام

بے غرض محبّت کا رواج ہو، پھر دوسروں کے نفع کے لئے اپنے نقصان کو ترجیح دی جائے۔ پھر ایسی قوم پیدا ہو جو خطرہ کے موقع پر پیش پیش اور نفع کے موقع پر دور دور نظر آئے۔ آج دُنیا کے کارخانے سب کچھ پیدا کر سکتے ہیں لیکن یقین کی دولت، ایمان کی دولت، اَخلاق کی دولت پیغمبروں کے کارخانہ سے ملتی ہے۔

انسان کے پاس اب بھی ضمیر ہے، یہ ضمیر مردہ نہیں ہوا۔ اس پر گرد و غبار آ گیا ہے، اگر یہ گرد و غبار جھاڑ دیا جائے اور اس کو آلودگی سے صاف کر دیا جائے تو اب بھی وہ فضا قائم ہو سکتی ہے۔

آج دُنیا پر جو بداَخلاقی کا مون سون چھایا ہوا ہے اس کا واحد علاج اس کا "اَخلاقی نظام" ہے، اسے خود بھی اپنایئے اور دوسروں کو بھی شفقت و محبّت کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلایئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اَخلاق و عادات سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

اَخلاق کی اہمیت

اَخلاقی رُجحانات ہی افعال و اعمال کو وجود میں لاتے ہیں، اگر اَخلاقی رُجحان (نظام) درست نہ ہو تو اعمال و افعال کی اصلاح اور جرائم اور بداَخلاقیوں کا سدِّ باب کسی طرح ممکن نہیں۔

از مولانا ابوالحسن ندوی...

(انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص:253)

دو قیمتی نایاب چیزیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

روئے زمین پر دو چیزیں ایسی ہیں جن سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہے مگر وہ نایاب ہوتی جا رہی ہیں:

1. بے غرض دوست جس سے سکون حاصل ہو۔
2. حلال مال جو دُرست جگہ استعمال ہو۔

(العزلۃ: 172)

حدیث: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ [بیہقی: 4159]

مسائلِ حجّ

یکی از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم

حج میں تین فرض ہیں: 1 دل سے حج کی نیّت کر کے تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ پڑھنا، اس کو ''اِحرام'' کہتے ہیں (اَن سلے کپڑے جو اِحرام میں پہنے جاتے ہیں مجازاً ان کو بھی 'اِحرام' کہتے ہیں)۔

2 نویں ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے بعد سے لے کر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں ٹھہرنا اگرچہ ذرا سی دیر کے لئے ہو۔

3 طوافِ زیارت جو وقوفِ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔

ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے تو حج نہ ہوگا اور اس کی تلافی دَم دینے سے بھی نہیں ہوسکتی۔ (تحفۃ المسلمین ص:314)

حج کے چھ واجبات ہیں:

1 وقوفِ مزدلفہ 2 صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا 3 رمیٔ جمار یعنی کنکریاں مارنا 4 قارِن اور متمتع کو قربانی کرنا 5 حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا 6 آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طوافِ وَداع کرنا۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی۔ (تحفۃ المسلمین ص:314)

حج کی تین قسمیں ہیں:

حجِ اِفراد اگر میقات سے صرف حج کا احرام باندھیں اور اِحرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ ''حجِ اِفراد'' کہلاتا ہے۔ حجِ افراد کا احرام بقرعید تک بندھا رہتا ہے اور حج کرنے کے بعد ہی کھُلتا ہے کیوں کہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ احرام لمبا ہوتا ہے۔ ہاں! اگر ایامِ حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا۔ اور اس میں حج کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔

حجِ قِران اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھیں اور ایک ہی احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیّت کریں تو یہ ''حجِ قِران'' کہلاتا ہے۔ یہ احرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا اور عمرہ کر کے نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام بندھا رہے گا اور حج کر کے قربانی کے بعد سر کے بال کتروا کر یہ احرام کھلے گا، یہ احرام بھی بعض دفعہ لمبا ہو جاتا ہے۔

حجِ تمتع اگر میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھیں اور شوال کا مہینہ شروع ہونے کے بعد عمرہ کر کے احرام کھول دیں، پھر عام شہریوں

کی طرح رہیں اور پھر ذی الحجہ کی 8 تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر حج کریں تو یہ "حجِ تمتع" کہلاتا ہے۔

حجِ تمتع اور حجِ قِران میں حج کی قربانی بطورِ شکرانہ واجب ہوتی ہے اور یہ قربانی مال داری کی قربانی کے علاوہ ہے۔

حاجیوں کو اس آخری صورت میں آسانی ہوتی ہے اس لئے عموماً حاجی "حجِ تمتع" ہی کرتے ہیں۔ (فقہی مسائل 294/2)

احرام کے ممنوعات:

حج یا عمرہ کی نیّت اور تلبیہ کے بعد احرام میں داخل ہوگئے اب اِحرام کے ممنوعات سے بچنے کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

جو چیزیں اِحرام میں منع ہیں وہ یہ ہیں:

1 مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا جو پورے بدن یا کسی ایک عضو کی ہیئت اور ساخت پر تیار کیا گیا ہو۔ 2 سر اور چہرہ ڈھانکنا (اور عورت کو صرف چہرہ ڈھانکنا) 3 خوشبو استعمال کرنا 4 جسم سے بال دور کرنا (جس طرح سے بھی دور کرے) 5 ناخن کاٹنا 6 خشکی کا شکار کرنا 7 میاں بیوی کے خاص تعلق اور شہوت کے کام کرنا۔ (تحفۃ المسلمین ص: 318)

مسئلہ: عورت اِحرام کی حالت میں بدستور سلے ہوئے کپڑے پہنے رہے اور سر اور تمام اعضاء ڈھکے رہیں البتہ چہرہ کو کپڑا نہ لگائے۔

مسئلہ: عورتوں پر حالتِ احرام میں بھی نامحرم مردوں سے پردہ کرنا لازم ہے۔

یہ جو مشہور ہے کہ حج یا عمرہ میں پردہ نہیں یہ غلط ہے اور جاہلانہ بات ہے، اور چہرہ پر کپڑا نہ لگانا اور بات ہے، اور نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنا اور بات ہے، حکم یہ ہے کہ عورت حالتِ اِحرام میں چہرہ پہ کپڑا نہ لگنے دے اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولے رہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "ہم حالتِ احرام میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، گزرنے والے اپنی سواریوں پر ہمارے پاس سے گزرتے تھے تو ہم اپنی چادر کو اپنے سر سے آگے بڑھا کر چہرہ کے سامنے لٹکا لیتے تھے، جب وہ لوگ آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتے تھے"۔ [ابوداؤد: 1835]

حاجیوں کا استقبال کرنا شرعاً کیسا ہے؟

حاجیوں کا استقبال تو اچھی بات ہے، ان سے ملاقات اور مصافحہ و معانقہ بھی جائز ہے اور ان سے دُعا کرانے کا بھی حکم ہے لیکن یہ پھول اور نعرے وغیرہ حدود سے تجاوز ہے، اگر حاجی صاحب کے دل میں عُجب (بڑائی) پیدا ہوجائے تو حج ضائع ہوجائے گا اس لئے ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل 162/4)

حج میں خواتین کی بعض کوتاہیاں

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''حج مبرور کا بدلہ جنّت کے سوا کچھ نہیں''۔ [بخاری:1683، مسلم:3355]

حجِ مبرور سے مراد ایسا حج ہے جو گناہوں سے خالی ہو اور اس کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ مگر حج کے موقع پر بہت سے حاجی مرد و خواتین سے بہت سی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں، یہاں خواتین سے سرزد ہونے والی چند کوتاہیوں کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ان سے بچا جائے۔ (1) غیر محرم کے ساتھ حج پر جانا، حالاں کہ حج تبھی فرض ہوتا ہے جب کہ محرم ساتھ ہو، غیر محرم سے تو پردہ لازم ہے کہاں اتنا لمبا سفر اس کے ساتھ کرنا۔ (2) احرام کی چادر جو عورتیں سر پر اُوڑھتی ہیں تو بعض خواتین اس کے اوپر ہی مسح کر لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ سر کا مسح ادا ہو گیا حالاں کہ سر کا مسح وضو میں ''فرض'' ہے جب یہ ادا نہ ہوا تو وضو بھی نہ ہوا کیوں کہ مسح تو سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے سے ادا ہوتا ہے۔ (3) بے صبری کا مظاہرہ کرنا، حج کے سفر میں عموماً اور ائیر پورٹ، قیام گاہ اور منیٰ و مزدلفہ میں خصوصاً۔ (4) باریک لباس پہننا، خصوصاً پاکستانی خواتین باریک کپڑے پہنتی ہیں جس سے سارا جسم دکھائی دیتا ہے، خود بھی گناہ گار ہوتی ہیں اور دوسروں کو بھی گناہ گار کرتی ہیں، پھر اپنے اوپر برکت کے لئے زم زم ڈالتی ہیں جس سے جسم اور نمایاں ہو جاتا ہے۔ (5) بعض عورتیں ایّام میں ہوتی ہیں اور اسی حالت میں مسجد میں داخل ہو جاتی ہیں حالاں کہ ایسی عورت کا مسجد میں جانا منع ہے۔ (6) بعض عورتیں مردوں کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتی ہیں جس سے مرد کی نماز فاسد ہو سکتی ہے۔ (7) بعض خواتین رش کے دوران مطاف میں مقامِ ابراہیم کے ساتھ ہی دوگانہ نفل پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں جس سے دوسرے طواف کرنے والے تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (8) بعض عورتیں شاپنگ کی خاطر بازاروں میں اپنا قیمتی وقت برباد کر دیتی ہیں۔ (9) بعض عورتیں یادگاری کے لئے فوٹو کھنچواتی ہیں اور بجائے وقت عبادت میں صرف کرنے کے موبائل پر تصاویر بنانے کے چکر میں لگی رہتی ہیں۔ (10) بہت سی عورتیں اس مبارک سفر میں عبادت، ذکر و اذکار اور دُعاؤں میں مشغولیت کے بجائے دوسروں کی غیبت، چغلی یا گپ شپ میں وقت برباد کر دیتی ہیں۔

مرسلہ: ڈاکٹر امجد علی، لاہور

(11) بہت سی عورتیں اکثر مسائل سے ناواقف ہوتی ہیں اور پھر اپنے مردوں سے ہی جوں توں مسائل معلوم کر کے عمل کر لیتی ہیں حالاں کہ مردوں کو کسی عالم سے پوچھنے کا کہنا چاہیے۔

(12) عمرہ کی ادائیگی کے بعد بال کٹوانے میں بے احتیاطی کرتی ہیں اور شریعت میں جتنا حکم ہے اس سے کہیں زائد بال کاٹ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچ کر حج کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حدیث: عمر رسیدہ کمزور لوگ اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔ [نسائی:2626]

رزق کی پریشانیاں... اور اُن کا حل 1

فقر و فاقہ کیوں ہوتا ہے؟

آج کل کے دور میں کون ہے جو اپنے گھریلو حالات سے پریشان نہ ہو۔
بہت سے گھرانے لڑائی جھگڑے، قرضے، بیماریاں اور مالی پریشانیاں وغیرہ کا شکار ہیں۔
ان میں سے سب سے بڑھ کر مالی پریشانیاں ہیں، جسے آپ ''فقر و فاقہ'' سے تعبیر کر سکتے ہیں۔
یہ واقعی بڑی پریشانی ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔
''قریب ہے کہ فقر و فاقہ انسان کو کفر تک پہنچادے۔'' [بیہقی:6612]

مرسلہ
محمد سفیان فاروق، جہلم

فقر و فاقہ کیوں ہوتا ہے؟

(1) حکمتِ الٰہی: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔
''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتے ہیں رزق کشادہ کر دیتے ہیں اور جس کے لئے چاہیں رزق تنگ کر دیتے ہیں''۔ ﴿القصص:82﴾
یعنی کہ رزق کی کمی وبیشی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے مطابق ہے اس تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔

(2) گناہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے''۔ [ابنِ ماجہ:4022]
تو ہمیں اپنے گھروں اور دوکانوں پر نظر رکھنی چاہیئے کہ کوئی گناہ کا آلہ یا کسی جان دار کی تصویر تو موجود نہیں، یا ہم خود کسی گناہ کے آلۂ کار تو نہیں بن رہے مثلاً رشوت، سود، دھوکہ، جھوٹ وغیرہ۔

(3) ناشکری کرنا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
''جس کو شکر کرنے کی توفیق دی گئی وہ زیادتی (یعنی رزق) سے محروم نہ رہے گا۔ ﴿ابراہیم:7﴾
حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں ''ایک دفعہ میرا گزر ایک گھر کے پاس سے ہوا، اس گھر میں شادی کی تقریب تھی، خوب خوشی کا سماں تھا، کھانے کی فراوانی (زیادتی وکثرت) تھی، میں نے دیکھا گھر کی نالی میں چاول اور کچھ کھانا پڑا تھا، میں فوراً سمجھ گیا کہ کھانے کی فراوانی (کثرت) اور شادی کی خوشی کی وجہ سے یہ ناشکری کر رہے ہیں اور کھانا ضائع کر رہے ہیں، کچھ عرصہ بعد میرا گزر دوبارہ اس گھر پر ہوا تو وہ روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کو ترس رہے تھے''۔
آج ہم اپنی تقریبات پر نظر ڈالیں تو ہمیں حقیقتِ حال کا علم بخوبی ہو جائے گا۔

(فقر و فاقہ کا علاج کیا ہے؟... ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ شمارہ میں)

حدیث: جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہیئے۔ [ابوداؤد:1734]

فضول بات چیت کا نقصان

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''میں نے بارہا کہا ہے اور اب پھر ببانگِ دُہل، ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ اگر کوئی عام سا شخص صبح سے شام تک پکارتا رہے ''کدو لے لو، سبزی لے لو'' یا کوئی پھیری والا دن بھر کہتا پھرے کہ ''سوئی لے لو اور دھاگہ لے لو'' اس کے دل کے اندر ذرّہ برابر ظلمت (تاریکی) پیدا نہ ہوگی اور اتنے بڑے اور لمبے چوڑے کلام اور اتنی صداؤں اور پکاروں سے بھی اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ اور ایک شخص ہے جس کو بولنے کی ضرورت نہیں ہے بالکل فارغ بیٹھا ہے وہ کسی سے صرف اتنا پوچھ لے کہ ''تمہیں خبر ہے کہ زید کہاں ہے؟'' جب کہ زید سے اس کا کچھ تعلق نہ ہو یا بغیر ضرورت کہ یہ پوچھے کہ ''زید کب آئے گا؟'' میں قسم کھا کر کہتا ہوں اس سے جو ظلمت پیدا ہوگی وہ اُس پھیری والے کے کلام سے نہیں ہوگی۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا

مرسلہ
اُمّ قانتہ، لاہور

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔

''انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فضول باتوں اور کاموں سے بچے''۔ [ترمذی:2317]

تو اس شخص کے فضول جملہ نے اسلام کی رونق، زینت اور نور کو برباد کر دیا وجہ کیا تھی کہ اس شخص کو ضرورت نہ تھی اور پھیری والے کو ضرورت تھی۔ (فضائلِ صوم وصلوٰۃ ص 4-323 وعظ: رمضان فی رمضان)

شوہر کی نافرمانی جہنّم میں لے جاتی ہے

مرسلہ: محمد سلیم اختر، لکی مروت

حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مجھے جہنم دکھائی گئی کہ اس میں اکثر ایسی خواتین ہیں جنہوں نے ناشکری کی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں، اور احسان فراموش کرتی ہیں، اگر وہ اُن کے ساتھ زمانہ بھر حُسنِ سلوک سے پیش آئے پھر اس کی جانب سے کوئی خلافِ طبع بات پیش آجائے تو فوراً کہتی ہیں:

مَارَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ''میں نے تمہاری جانب سے کبھی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی''۔ [بخاری، باب کفران العشیر، 29]

حدیث: حج بدل ایسا شخص کرے جس نے اپنا حج کیا ہو، جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کا حج بدل پر جانا مکروہ ہے۔ [آپ کے مسائل اور ان کا حل 73]

بھو کا ساس کے ساتھ ناروا سلوک

از مدیر
ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

عورت بحیثیت بہو آج کل کی بہو ساس کی بھی اماں لگتی ہے یعنی اپنے آپ کو بہت بڑھیا سمجھتی ہیں بات بات پر ساس پر نکتہ چینی، ساس کے آگے بولنا، دل میں نفرت رکھنا، اپنے شوہر کو اس کی ماں کے خلاف کرنا، اپنی ساس کی کوئی بات پکڑ کر طنز کرنا، ساس کو ماں نہ سمجھنا، بلاوجہ ضد کرنا، ساس اگر کچھ سمجھائے تو ناک منہ چڑھانا، ساس کی باتوں کا غصہ بچوں پر نکالنا، ساس کے کام میں مدد نہ کرنا، اپنی چیزیں ساس کو استعمال نہ کرنے دینا، ساس کی بات پر غصہ کرنا، ساس سے باتوں کو چھپانا، شوہر سے یہ خواہش کرنا کہ اپنی ماں کو کچھ نہ لاکر دیا کریں، نند کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنا، شوہر کی رشتہ دار آئیں تو ناک منہ چڑھانا، اپنے رشتہ دار آئیں تو خوب تواضع کرنا، خاوند کے مال سے چپکے چپکے اپنے بہن بھائیوں کو تحفے دینا، ساس اس کو سمجھانے کے لئے اگر کچھ کہے تو اتنا محسوس کر لینا کہ ذرا سی بات کو کہاں سے کہاں پہنچا دینا، ذرا سی بات پر جھگڑا اور علیحدگی کا مطالبہ کرنا، سُسر کی ضروری خدمت نہ کرنا اور یہ کہنا کہ جس کا شوہر ہے وہ خود پکا کر دے، اپنے شوہر کا اپنی ساس کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے کو ناگوار سمجھنا اور شوہر جو کچھ باہر سے لائے اور اپنی ماں کو پہلے دے تو اِس کو بُرا سمجھنا، غیر شادی شدہ نندوں کو عذابِ الٰہی سمجھنا، اپنے بچوں کو ساس کے خلاف کرنا، ساس کو بددعائیں دینا، ساس کے مرنے پر خوش ہونا، ساس کے ساتھ بداَخلاقی کرنا، ساس کا کہنا نہ ماننا، ساس کہیں جائے تو بہت خوش ہونا واپس آئے تو منہ بنانا۔ یہ سب باتیں مختلف انداز سے مختلف گھرانوں میں پائی جاتی ہیں جو کہ ساس کے ساتھ ناروا سلوک میں شامل ہیں۔

بہو کے لئے دینی ہدایات عورت کو بحیثیت بہو بہت احتیاط برتنی ہوتی ہے۔ خوامخواہ اپنے آپ کو ٹینشن میں رکھنے کی بجائے معاملہ کو شرعی طریقہ سے نرم انداز میں حل کرتی جائیں۔ (1) خوش دلی کے ساتھ میاں کی ہر جائز خواہش کو پورا کیجئے۔ جہاں تک ہو سکے میاں کے والدین کو اپنے والدین سمجھ کر خوب خدمت کیجئے۔ (2) بڑوں کی بات کو محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ (3) ہر کام ساس کے مشورہ سے کیجئے اس جملہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ساس بہو پر حکمرانی کرے۔ (4) اپنے گھر کی ہر بات اپنے میکہ میں نہیں بتانی چاہئے (5) ہمیشہ ساس سے چھپ کر فون کرنے یا سننے میں ساس کو بدگمانی کا موقع نہ دینا چاہئے۔ (6) مثالی بہو بننے کی کوشش کیجئے۔ (7) اپنے آپ کو صبر، شکر اور برداشت کی عادت ڈالئے۔ (8) ساس سُسر کے کھانے پینے، سونے، جاگنے کا ہر طرح سے خیال رکھئے۔ (9) ساس کوئی اچھا مشورہ دے تو عمل کیجئے، خود کوئی مشورہ ذہن میں آئے تو ضرور بتایئے۔ (10) اپنے آپ کو فارغ اوقات میں تلاوت، درود شریف، دینی کتابیں پڑھنے میں مصروف رکھئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں

آمین ثُمَّ آمین یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

ساس کی بے جا سختیاں ظلم ہیں مگر بہو بھی بہو بن کر رہے اماں بننے کی کوشش تو نہ کرے۔ (ادارہ)

آیئے نماز سیکھیے! از حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب سکھروی 4

عورتیں نماز کیسے پڑھیں؟

سجدہ میں جاتے وقت: سجدہ میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھئے کہ:

1. سینہ آگے کو جھکا کر سجدہ میں جائیے، پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیے، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیے، پھر ناک پھر پیشانی۔
2. خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کیجئے کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا لیجئے جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیے۔
3. کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دیجئے۔
4. سجدہ کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریئے کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اُٹھا لینا منع ہے۔
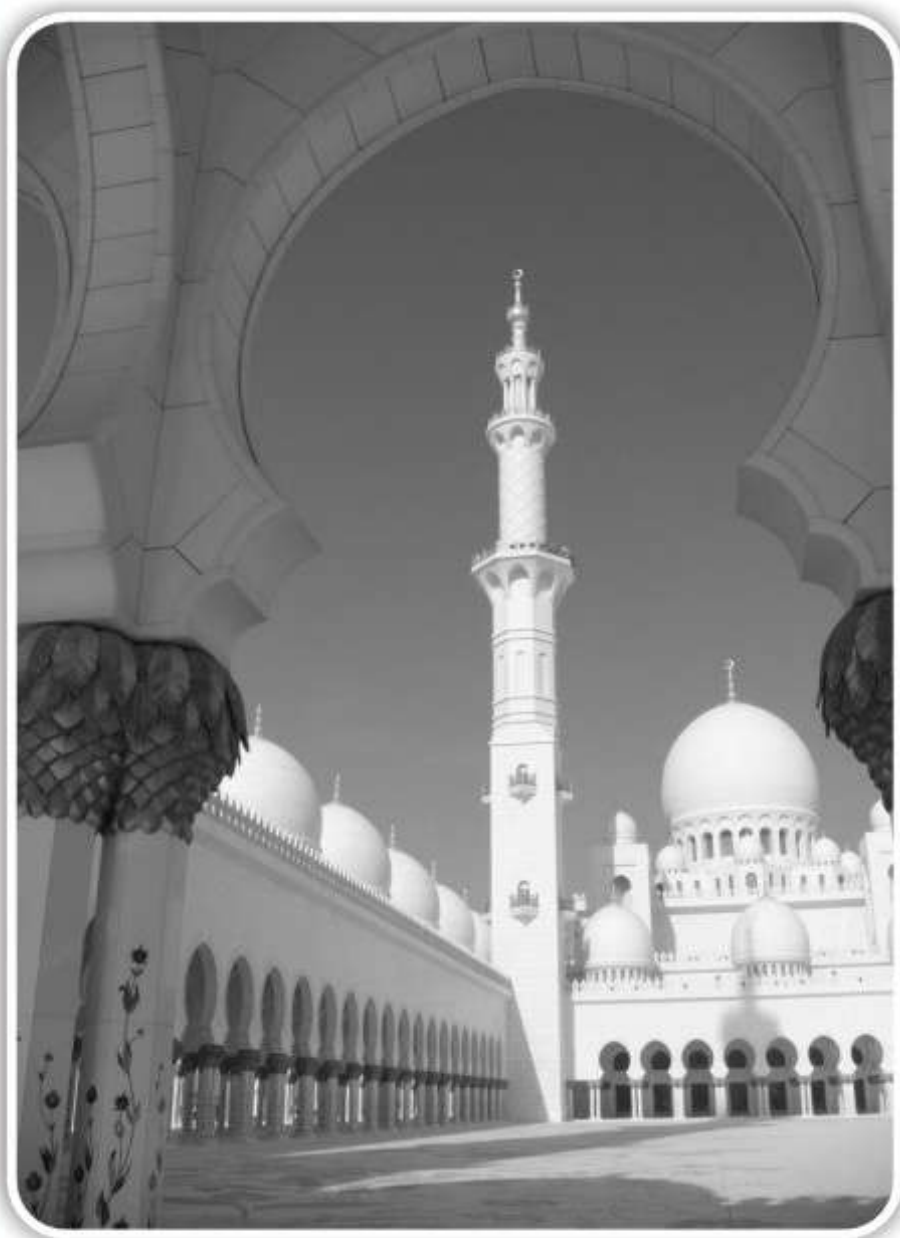
دونوں سجدوں کے درمیان:

1. ایک سجدہ سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جایئے، پھر دوسرا سجدہ کیجئے، ذرا سا اُٹھ کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا "واجب" ہو جاتا ہے۔
2. پہلے سجدہ سے اُٹھ کر بائیں کولہے پر بیٹھیے اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیجئے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پر رکھیے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیے۔
3. بیٹھتے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔
4. اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا جا سکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ [ترمذی: 284] پڑھا جا سکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے (جاری ہے)

> اِذَا کَانَ رَاْسُ الْمَالِ عُمْرَکَ فَاحْتَرِزْ عَلَیْهِ مِنَ الْاِنْفَاقِ فِیْ غَیْرِ وَاجِبٖ
>
> "جب تمہاری پونجی تمہاری زندگی ہی ہے تو تم اسے غیر ضروری چیزوں میں خرچ کرنے سے پرہیز کرو"۔
>
> (شاعرہ: عمارہ یمنی)

حدیث: عورت کا بغیر محرم کے سفر حج پر جانا جائز نہیں۔ [آپ کے مسائل 81/4]

ادب کا مقام و مرتبہ

مولانا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک شخص نہر پہ وضو کررہے تھے، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نیچے کی طرف تھے اور وہ شخص اوپر کی طرف، اس شخص نے خیال کیا کہ ''امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ مقبول بندہ ہیں، میرا استعمال شدہ پانی ان کے پاس جاتا ہے، یہ بے ادبی ہے، اس لئے وہ اُٹھ کر دوسری طرف اُن کے نیچے جا بیٹھا، انتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا کہ مغفرت ہوئی یا نہیں؟ کہنے لگا میرے پاس کوئی عمل نہ تھا صرف اس پر مغفرت ہوئی کہ تو نے ہمارے مقبول بندہ ''احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ'' کا ادب کیا تھا ہمیں یہ پسند آیا۔

(کشکول معرفت ص:242)

علم کی طلب میں ٹانگ کی قربانی

بنتِ محمد عبید اللہ
سرگودھا

خوارزم کی طرف سفر کے دوران راستہ میں شدید سردی تھی، برف باری بہت زیادہ تھی جس سے علامہ زمخشری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ٹانگ سُن ہو کر گر گئی، اس لئے علامہ زمخشری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک رجسٹر تھا جس پر بہت سے لوگوں کی شہادت تھی کہ واقعی سردی کی وجہ سے ان کی ٹانگ کٹی ہے۔ اور یہ تحریر علامہ زمخشری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے لکھوائی تھی کہ کوئی ان پر شک نہ کرے کہ یہ ٹانگ کسی جُرم میں کٹی ہے۔

(وفیات الاعیان 169/5)

بعض حاجیوں کی بعض کوتاہیاں

1 بعض حاجی پاکستان سے ڈائریکٹ فلائٹ نہ ہونے کے باوجود بھی گھر سے احرام باندھنے کو لازمی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ یعنی لاہور یا کراچی وغیرہ سے فلائٹ کسی اور ملک پہلے جائے گی پھر 8 یا دس گھنٹے کے وقفہ کے بعد جدہ اترے گی تو پاکستان سے احرام باندھنا لازمی نہیں ہے۔ احرام کی نیت میقات (یلملم) کے اوپر سے گزرنے سے چند منٹ قبل کرنی چاہئے تاکہ احرام کی پابندیاں کم سے کم وقت لاگو رہیں۔ 2 اسی طرح جو حضرات پہلے مدینہ منورہ جاتے ہیں انہیں بھی پاکستان سے اپنے گھر سے احرام نہ باندھنا چاہئے بلکہ انہیں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے وقت ذوالحلیفہ مقام سے باندھنا چاہئے۔ 3 بعض حاجی یہ سمجھتے ہیں کہ جب حج فرض ہو تو اس سے پہلے عمرہ نہیں کیا جا سکتا یعنی پہلے حج کرنا ضروری سمجھتے ہیں یہ بھی غلط ہے، ۹ رذی الحجہ سے ۱۳ رذی الحجہ تک کے پانچ دنوں کے علاوہ عمرہ سال بھر میں جب مرضی کیا جا سکتا ہے (سال کے صرف ان پانچ دنوں میں عمرہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ آپکے مسائل اور ان کا حل 50/4) البتہ حج کے لئے رقم جوڑ کر پہلے حج کا سفر کرنا چاہیں تو اچھی بات ہے۔

مرسلہ: مفتی محمد زبیر صاحب، لاہور

فرض حج کے سفر کے لئے اگر عورت کو محرم میسر نہ ہو تو اسے حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا۔ (ھدایہ)

بچوں کا اسلامی قاعدہ

ا	ب	ت	ث	ج
اللہ تعالیٰ	بیتُ اللہ	تسبیح	ثواب	جنّت
ح	خ	د	ذ	ر
حج	خطبہ	دُعا	ذِکر	روزہ
ز	س	ش	ص	ض
زکوٰۃ	سنّت	شُکر	صحابہ رضی اللہ عنہم	ضیافت
ط	ظ	ع	غ	ف
طہارت	ظہر	عبادت	غُسل	فقہ
ق	ک	ل	م	ن
قرآن مجید	کلمہ طیّبہ	لیلۃ القدر	محمد ﷺ	نماز
و	ہ	ی		
وضو	ہدایت	یقین		

مرسلہ: محمد مظہر حسین، منڈی جہانیاں

حج میں عشقِ الٰہی کی شان ہے اور زیارت میں عشقِ نبوی کی شان ہے۔ (حیاۃ المسلمین ص:270)

حجِ مقبول

مرسلہ: محمد فہیم عالم، لاہور

''میں تو ہر روز ادا کرتا ہوں بلکہ ایک دن میں کئی کئی بار ادا کرتا ہوں بلکہ ایک مرتبہ تو میں نے سو مرتبہ ادا کیا تھا''۔ ''کیا کہا سو مرتبہ؟ امجد لطیف کی بات سن کر رضوان احمد نے حیرت سے کہا ''یہ کیسے ہوسکتا ہے... بھلا یہ ممکن ہے؟''۔ ''ہاں! میرے دوست ممکن ہے اور ایسا ہوتا ہے'' امجد لطیف نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

وہ دونوں ہم جماعت ہونے کے ساتھ ساتھ آپس میں گہرے دوست بھی تھے۔

آج رضوان احمد، امجد لطیف کے پاس آیا تو وہ بہت خوش تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھوٹ رہی تھی، وہ آتے ہی بولا ''امجد! میں حج پر جا رہا ہوں، ویسے تو حج پر میرے ابّا جی اور امّاں جان جا رہے ہیں لیکن میں نے بھی ساتھ جانے کی ضدّ کی کیوں کہ میں چھوٹا ہوں نا، اس لئے انہوں نے میری ضدّ کو مان لیا ہے، اب چند ہی دنوں بعد ہماری روانگی ہے''۔ رضوان احمد خیالوں میں حرمین شریفین پہنچا ہوا تھا اور وہاں کی مقدّس فضاؤں کے تذکرے اس کی زبان پر تھے کہ اچانک امجد لطیف بول پڑا ''میں تو روزانہ حج ادا کرتا ہوں''۔ ''میں نہیں مانتا... کیوں کہ میرے ابّا جان بتا رہے تھے کہ مکّہ اور مدینہ یہاں سے بہت دور ہیں، تم روزانہ وہاں نہیں جاسکتے''۔ رضوان احمد بہت سنجیدہ ہو کر بولا۔ ''لیکن میں تو روزانہ حج کرتا ہوں اور دوست! مزے کی بات یہ ہے کہ تمہارے حج کے قبول ہونے نہ ہونے میں تو شک ہوسکتا ہے لیکن میرے حج کے قبول ہونے میں ذرّہ برابر بھی شک نہیں''۔ امجد لطیف بولا۔ ''ضرور تمہارا دماغ حاضر نہیں جو تم یوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو، بھلا جائے بغیر حج کیسے ہوسکتا ہے؟ اور وہ بھی مقبول، پتا نہیں! تم یہاں بیٹھے کیسے حج کر لیتے ہو؟'' رضوان احمد نے عجیب سا منہ بنا کر جواب دیا۔

''میرے دوست! میں پورے ہوش و حواس سے یہ بات کہہ رہا ہوں بلکہ میں کیا یہ تو ہمارے پیارے رسول ﷺ نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے فرما دیا تھا: ''جو شخص اپنے والدین کے چہرہ کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج مقبول و مبرور کا ثواب لکھ دیتے ہیں''۔ [اخرجہ الرافعی 423/3]

اچھا! یہ حدیث میں آتا ہے''۔ رضوان احمد نے تعجب سے کہا اور پھر اس نے گھر کی طرف دوڑ لگا دی۔ امجد لطیف اس کو آوازیں دیتا رہ گیا ''ارے دوست! کہاں چل دیئے؟''۔ ''میں چاہ رہا ہوں کہ میں اِس حج کی سعادت ابھی حاصل کرلوں''۔ رضوان احمد دوڑتے ہوئے بولا۔

جب کہ امجد لطیف اسے دوڑتا ہوا دیکھتا ہی رہ گیا۔

از مدیر
ماہ نامہ
علم وعمل
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسِ حدیث

مَسَائِلِ غیبت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

غیبت کے ذریعہ کسی کو رُسوا کرنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔

(1) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اِسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِیْ عِرْضِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ [ابوداؤد، باب الغیبۃ: 4879]

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "اَکبرُ الکبائر یعنی سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی کسی مسلمان کو ناحق ذلیل کرے"۔ (2) حضرتِ علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو غیبت کرتے ہوئے سنا (یعنی وہ کسی کی غیبت کر رہا تھا) تو فرمایا کہ "غیبت کرنے سے بچ کیوں کہ غیبت کرنا لوگوں کے کتوں کا سالن ہے"۔ (الزواجر 18/2)
(3) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ "جب اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنا چاہے تو اپنے عیبوں کو یاد کیا کرو"۔ (الزواجر 18/2)

مَسَائِلِ غیبت

(الزواجر 20/2) [1] غیبت کرنا جس طرح کبیرہ گناہ ہے غیبت سننا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ [2] کافر کی غیبت کرنا بھی گناہ ہے۔ (الزواجر 27/2) غیبت صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ ہاتھ یا آنکھ کے اشارہ سے یا لکھ کر کسی کی ایسی بات سمجھا دی جو اس کو ناگوار تھی تو یہ بھی غیبت ہے بلکہ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول عام غیبت سے بدتر ہے۔ (الزواجر 27/2) [4] غیبت کے اسباب، وجوہات زیادہ تر غصّہ، حسد اور تکبّر ہوتے ہیں۔ (الزواجر 29/2) [5] نابالغ بچّے اور دیوانہ کی غیبت کرنا بھی حرام ہے۔ (الزواجر 23/2) [6] دل سے غیبت کرنا بھی حرام ہے اور بدگمانی ہے۔ دل میں خیالات ووسوسے آنا بُرا نہیں، ان وسوسوں کو باقی رکھنا اور ممنوع درجہ کی بدگمانی کرنا گناہ ہے۔ (الحجرات: آیت 12) (الزواجر 31/2) [7] غیبت کرنے والے کے ذمّہ واجب ہے کہ توبہ کرنے میں جلدی کرے اور جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو پتہ چل گیا ہے تب تو اس سے معافی مانگنا ضروری ہے۔ (الزواجر 32/2) اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی غیبتوں اور برائیوں سے محفوظ فرمادیں آمین ثم آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

پیارے بچّوں کے لئے پیارے نام: (1) محمد اشعث (2) محمد برز (3) محمد تلب (4) محمد ثلب (4) محمد جارود

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام: (1) اَسماء (2) حُذافہ (3) رِیطَہ (4) شُمَیلَہ (4) قُرَیبَہ

غلط نام: (1) محمد بخش (2) مرسلین (3) جبرائیل (فتاویٰ محمودیہ 287/17)

کسی کی غیبت کرنا یا سننا کبیرہ گناہ ہے۔ (کتاب الزواجر)

مدرسہ کے اخراجات

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

آسمان کے دروازے کب کھلتے ہیں؟

(1) قرآن کریم کی تلاوت کے وقت (2) جنگ میں مسلمانوں اور کافروں کی صف بندی کے وقت (اس وقت دُعا بھی قبول ہوتی ہے)۔ (3) بارش ہونے کے وقت (اس وقت دُعا بھی قبول ہوتی ہے)۔ (4) مظلوم کی دُعا (یا بددُعا) کے وقت۔ (5) اذان کے وقت۔ [طبرانی فی الصغیر:471] (6) اقامت کے وقت (اس وقت بھی دُعا قبول ہوتی ہے)۔ (7) بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت (اس وقت بھی دُعا قبول ہوتی ہے)۔ [طبرانی فی الکبیر:7729] (8) یکم رمضان سے اختتامِ رمضان تک بھی آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ [بیہقی:3362] (9) دعا کے وقت۔ (الدعا لمحمد بن فضیل الضبی:23) (10) مسلمانوں کی روحوں اور اعمال اور دعاؤں کے لئے۔ (تفسیر بغوی 229/3) (11) رات کے آخری تیسرے حصہ میں طلوعِ فجر تک۔ [مسند احمد:4268] (12) ہر دوشنبہ (پیر) اور پنج شنبہ (جمعرات) کے دن۔ [مسند احمد 10006] (13) روزانہ زوال کے وقت۔ [طبرانی فی الکبیر:4032]

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گومتہ نزد کاہنہ نو۔لاہور پوسٹ کوڈ 53100

انٹرنیٹ پر "علم وعمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے

www.ibin-e-umar.edu.pk

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر

(1) 0322-8405054

مدرسہ ورسالہ دونوں کے لئے

(2) 042-35272270

رسالہ کے لئے رابطہ نمبر

(1) 0331-4546365

(2) 0302-4143044

اوقاتِ رابطہ

کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔ بصورتِ مجبوری رات 8 بجے تک وقت ہے۔

Email: aibneumar@yahoo.com ilmooamal@gmail.com